قافلے دیکھ اور ان کی برق رفتاری بھی دیکھ
رہرو درماندہ کی منزل سے بیزاری بھی دیکھ
فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مسلم اسیر
ان کی آزادی بھی دیکھ ان کی گرفتاری بھی دیکھ

Hold Fast to the Rope of Allah together & be not divided

فرقہ وارانہ منافرت اور مذہبی گروہ بندی پر فیصلہ کن

دھماکہ ۲

Www.Ahlehaq.Com

چودھویں صدی میں انگریز کے اشارے پر جس شخص نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا اور تکفیر جاری کی اسے سمجھے بغیر آپ اتحاد کو واپس نہ لوٹ سکیں گے۔

امت کو مار ڈالا کافر بنا بنا کر
اسلام ہے شریفو ممنوں بہت تمہارا

Edited by:
Nazim Anjman Khuddam al-Tawhid wa al-Sunnah
23 Whitby Road, Birmingham, U.K.

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

(مولانا احمد رضا خاں)

Wwww.Ahlehaq.Com

جب بدعت کا لاوا تیزی سے ابل رہا تھا اور اس میں ڈوبنے والوں کی زبانیں تکفیر مسلمین کی ہیبت سے تر تھیں تو اہل زلزلہ پر ۲۷ اپریل ۱۹۷۵ برمنگھم میں ایک زبردست

دھماکہ

ہوا وہ اس کے نیچے تڑپے کچھ پھڑکے اور پھر ہمیشہ کی نیند سو گئے اس دھماکہ کے کھنڈرات میں آپ کو ایک جدید مذہب کا تعارف ملے گا یہ زلزلہ شکن آواز ایک مذہبی خودکشی کی صدائے بازگشت ہے۔

ترتیب ناظم اعلیٰ انجمن خدام التوحید والسنۃ برمنگھم ۲۳ ورتھ بی روڈ برمنگھم ۱۲

www.Ahlehaq.com

تعارف

بسم اللہ السمیع العلیم والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم وعلی آلہ و اصحابہ واتباعہ اہل التعظیم والتکریم امابعد

یہاں زیادہ تر مزدور طبقے کے لوگ ہیں جو مصروف ہیں اور انتہائی مصروف — ان کے پاس فرقہ پرستی کے بندھنوں اور مذہب کے جھگڑوں کے لئے وقت نہ تھا اور نہ وہ چاہتے تھے کہ یہاں فرقہ بندی کی فضا پیدا ہو — مگر افسوس کہ چند فرقہ پرستوں نے یہاں بھی وہی کاروبار کھول لیا جس سے لوگ اپنے ملکوں میں بھی تنگ آئے ہوئے تھے پیرانِ عظام کی ایک قطار لگ گئی سوداگری ہونے لگا مولانا احمد رضا خاں کے پوتے اپنے دادا کی تکفیری دستاویز لے کر یہاں پہنچے مولوی محمد عمر اچھروی کو دعوت دی گئی وہ فوت ہو گئے ان کا لڑکا آ گیا بھارت سے دو مولوی آئے جنہوں نے اماکن مقدسہ کی حفاظت کے عنوان سے بریلوی مذہب کا تکفیری ادارہ ورلڈ اسلامک مشن قائم کیا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ جا کر وہاں کے اماموں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی تلقین کی لوگوں کو بتایا کہ سعودی عرب پر کفار کا قبضہ ہے وہابیہ نجدیہ سب کافر اور مرتد ہیں نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کے پیچھے نماز نماز۔

۱۹۷۴ میں طے کیا گیا کہ بھارت کے ان مولویوں کے ساتھ صدر پاکستانی ہو جو حکومتِ پاکستان کے خلاف کام کر سکے مولانا شاہ احمد نورانی اس مشن کے صدر مقرر ہوئے مولانا اپنے ایک ٹولے کے ساتھ ۱۹۷۵ میں بھی انگلستان آئے ان کے ساتھ کرایہ پر لایا ہوا ایک مولوی بریلوی مذہب سے اختلاف رکھنے والوں کو برسرِ عام سکھوں سے بدتر کہتا رہا مولانا نورانی اس خدمتِ اسلام پر خوش تھے اور ان کی خاموشی اس ستم کار کو داد تحسین دیتی رہی مولانا نورانی نے بریڈفورڈ کی ایک مجلس میں افغانستان سے تعاون لینے کا بھی اشارہ دیا۔

سعودی عرب کے خلاف ورلڈ اسلامک مشن کی سرگرمیاں شروع سے تیز تھیں حکومت

Www.Ahlehaq.Com

پاکستان کی مخالفت مولانا نورانی کی آمد ثانی سے شروع ہوئی روزنامہ ملت لندن کی اطلاع کے مطابق ورلڈ اسلامک مشن کے جنرل سیکرٹری نے بریڈ فورڈ کی ایک مجلس میں پچھلے سال ان خیالات کا اظہار کیا تھا۔

"شاہ فیصل کو پاکستان اور عالم عرب خواہ مخواہ اہمیت دے رہے ہیں یہ نجدی وہابی ہیں جو قادیانیوں سے زیادہ خطرناک ہیں اس کی حکومت کا تختہ الٹ دینا چاہیئے یا اسے ختم کر کے کسی دوسرے اچھے عرب کو لانا چاہیئے"۔

روزنامہ ملت لندن ۲۹ راپریل

اس کے ساتھ ہی بھارت کے ماہنامہ "المیزان" بمبئی نے جو سید محمد مدنی میاں کی سرپرستی میں نکلتا ہے اعلان کر دیا تھا کہ وہابیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (المیزان دسمبر ۱۹۷۴ء ص ۱۱)

جلالۃ الملک شاہ فیصل مرحوم کی شہادت سے لوگ جاگ پڑے ہر جگہ پوچھنے لگے کہ بریلوی مذہب کیا ہے؟ جو لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر کافروں کا قبضہ بتلاتے ہیں ان کا اپنا تعارف کیا ہے؟ اس قسم کے سوالوں کا جواب آپ کو اس رسالہ میں ملے گا اس میں جو عقائد اور نظریات درج ہیں وہ سُنی نظریات نہیں بریلوی مذہب کی تفصیلات ہیں جو ہم نے ۲۶ اپریل کے درس اور ۲۷ اپریل کے جلسہ تعارف سے حاصل کی ہیں۔

سُنی مسلک وہ ہے جو کتاب وسنت کی روشنی میں فقہائے اسلام اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور مجدد الف ثانیؒ جیسے بزرگوں سے منقول ہے بریلوی مذہب ان بزرگوں کا طریقہ نہیں مولانا احمد رضا قوم بڑیچ کا مذہب ہے جنہیں یہ لوگ مجدد مانتے ہیں۔ اس رسالہ کے ذریعے جن دوستوں کو بریلوی مذہب سے توبہ کرنے کی توفیق ملے ان سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سنی عقائد پر استقامت بخشیں ؎

نہ تم طعنے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ناظم اعلیٰ انجمن خدام التوحید والسنۃ برمنگھم

www.Ahlehaq.com

بریلوی مذہب کی فہرست

www.Ahlehaq.com

حاشیہ صفحہ

مدینہ شریف پر کفار کا قبضہ نہ ہو سکے گا۔

۵ مرزا غلام احمد قادیانی وہاں نہ جا سکا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:— علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال (متفق علیہ) فرشتے مدینہ شریف کا پہرہ دے رہے ہیں وہاں طاعون اور دجال داخل نہ ہو سکیں گے لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان (رواہ البخاری) مدینہ شریف میں دجال اکبر کا رعب داخل نہ ہو سکیگا اس دن مدینہ شریف کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دینگے فرمایا: یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملئکۃ وجہ قبل الشام وھنا لک یہلک (رواہ مسلم) دجال مشرق کی طرف سے مدینہ کے ارادے سے نکلے گا احد پہاڑ کے پیچھے نزول کریگا پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دینگے اور وہاں وہ ہلاک ہوگا۔ من اراد اھل ھذہ البلدۃ بسوء یعنی المدینۃ اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء (رواہ مسلم) جو شخص مدینہ شریف کے لوگوں سے برائی کا ارادہ کریگا اللہ تعالیٰ اسے اسطرح گھلا دینگے جسطرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے فرمایا مدینہ اسطرح لوگوں کو صاف کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے (متفق علیہ)۔ حضورؐ نے مدینہ شریف میں خواب دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ عورت جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں مدینہ سے نکل گئی ہے اسکی تعبیر یہ بتائی کہ بیماری مدینہ سے نکل گئی ہے۔ جو لوگ مدینہ شریف پر کافروں کا قبضہ بتاتے ہیں اور وہاں جاکر وہاں کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے برملا کہتے ہیں کہ وہابیہ نجد کافر ہیں نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کے پیچھے نماز نماز ہے وہ قوم کو یہ تصور دے رہے ہیں کہ مدینہ شریف پر کفار کا قبضہ ہے اس قسم کا غلط پروپیگنڈہ کرنیوالے لوگ درصل بریلوی ہیں سنی نہیں۔ وہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں موسم حج میں مکہ معظمہ میں جب جمعہ کی نماز ہوتی ہے تو اکناف عالم کے مسلمان یہ ایمان افروز مشاہدہ کرتے ہیں کہ ۹۹ فیصدی مسلمان مسجد حرام کے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں صرف ایک فیصدی (بلکہ ہزار میں سے ایک) ایسے بدبخت ہونگے جو وہاں بھی اپنے فتنے سے باز نہیں آتے اور مسجد حرام کی باجماعت نماز سے محروم واپس لوٹتے ہیں۔ وہاں پتہ چلتا ہے کہ دنیائے اسلام میں بریلویوں کی تعداد ایک فیصدی سے زیادہ نہیں۔

Www.Ahlehaq.Com
Www.Ahlehaq.Com

www.Ahlehaq.com

مقدمہ PREFACE

الحمد لولیّہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیّہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اما بعد

مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کی ضرورت

صدی کی ابتدا تھی مشرق کی سیاست میں مسلمانان ہند ترکوں کا ساتھ دے رہے تھے انگریز ترکوں کے خلاف تھے ترکی سلطان عبدالحمید کی خلافت کا تصور ان کے لئے لرزہ خیز تھا برصغیر میں عجیب کشمکش تھی اس وقت مسلمانوں میں سخت اتحاد کی ضرورت تھی ایسا اتحاد جس میں کوئی رخنہ نہ پڑ سکے۔ بریلی سے مولانا احمد رضا خاں اٹھے اور آپ نے دو کام سرانجام دیئے۔

۱۔ مسلمانوں کو بتایا کہ خلافت ترکوں کا حق نہیں عربوں کا حق ہے عرب اس وقت منظم نہ تھے کمزور تھے مسلم ممالک میں ترکی سب سے طاقتور تھا اور پورے یورپ پر اس کا رعب کا تھا اعلیٰ حضرتؒ نے ایسے نازک وقت میں دوام العیش کے نام سے ایک مستقل رسالہ لکھا کہ خلافت ترکوں کا حق نہیں اس وقت یہ بحث نہیں کہ مسلم مفادات کی کتنی لاشیں اس کتاب کے نیچے تڑپی ہوں گی مصنف اس کی جوابدہی کے لئے خود اللہ کے حضور میں پیش ہیں ہم مزید تبصرہ نہیں چاہتے ؎

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

۲۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے دوسرا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو ایک نئے اختلاف سے روشناس کیا کیسا اختلاف؟ ایک عجیب اختلاف؟ جو اختلاف اتحاد ملی کی دھجیاں توڑ دے ایک خدا۔ ایک رسول۔ ایک قبلہ اور ایک کتاب کے ہوتے ہوئے مسلمانوں میں کفر و اسلام کے دو محاذ بتلائے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا دے۔

www.Ahlehaq.com

اسلام کی پچھلی بارہ صدیوں میں مسلمانوں میں صحابہ کرامؓ پر کچھ اختلاف تھا یا مجتہدین عظام کی عملی راہیں کہیں کہیں مختلف تھیں لیکن شاہراہ ایک تھی اور اسی سے اسلام کا ہر قافلہ آگے بڑھتا چلا آ رہا تھا سنی شیعہ اختلافات تھے یا حنفی شافعی اور اہل حدیث قسم کے اختلافات تھے پر خدا اور اس کے رسولِ پاک پر اختلاف کبھی نہ سنا تھا خدا اور رسولؐ کو سب مسلمان مانتے تھے اور ان ناموس پر وقت کی ہر ضرورت میں قربانی بھی دیتے تھے انہی ناموس پر ملت کا شیرازہ جمع ہوتا تھا۔

اختلاف کی نئی شاہراہ

مولانا احمد رضا خاں صاحب نے بتایا نہیں مسلمانوں میں بھی کئی ایسے لوگ ہیں جو خدا اور اس کے رسول کو نہیں مانتے خدا پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے ہیں اور اس کے رسول برحق سے دشمنی رکھتے ہیں مولانا مذکور نے کچھ علماء کے الفاظ میں کھینچا تانی کر کے ان کی عبارات میں اپنے معنی داخل کئے اور اپنے الزامات کی مسلسل یلغار سے مسلمانوں میں کفر و اسلام کے دو محاذ قائم کر دیئے جن خوش نصیبوں کو حق تعالیٰ نے انگریز کی پالیسی Divide and Rule سمجھنے کی توفیق دی تھی وہ اس دام فریب میں نہ آئے وہ یہی کہتے رہے کہ مسلمان رہنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ خدا اور اس کے آخری رسولؐ کو مانتے ہیں خدا اور رسولؐ کے ماننے پر مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں۔

عملی زندگی میں احکام شریعت کی پابندی ضرورت پر اس کے لئے مالی اور جانی قربانی دوسروں کو اسلام کی علماً عملاً اور اور تبلیغاً دعوت دیتے رہنا اور اس پر سالہا سال سے محنت کرتے چلے آنا ان لوگوں کو میسر نہیں آ سکتا نہ اس کی توفیق ملتی ہے جو منافق ہوں اور صرف ظاہر داری سے کلمہ پڑھ رہے ہوں قرآن کریم نے مومن اور منافق کے جو فاصلے بتلائے ہیں وہ ان حالات پر منطبق نہیں ہوتے جو انگریزی عملداری میں مسلمانانِ ہند کے تھے مسلمانوں میں کفر و اسلام کے دو محاذ قائم کر کے ملت کے دو ٹکڑے کرنا نہ صرف اپنی آخرت کو برباد کرنا ہے بلکہ دنیا میں بھی اپنی قومی زندگی کو شدید زخمی کرنا ہے اور شاید یہ زخم کبھی مندمل نہ ہو سکیں

www.Ahlehaq.com

اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

جب حال یہاں تک پہنچے کہ مسلمانوں میں خدا اور اس کے رسول کو ماننا بھی اختلافی مسئلہ بنا دیا جائے تو پھر اسلام کی کشتی کس کنارے لگے گی؟ یہ ہم سب کے سوچنے کی بات ہے ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو لائق عبادت جان کر اور اس کے رسول برحق کو آخری رسالت مان کر اور اپنے ان اقرارات پر ہر طرح کی مالی اور جانی قربانی کر کے بھی خدا اور اس کے رسول کا نہ ماننے والا ہو سکتا ہے۔

تحریک کی اہمیت

یہ تصور اسلام کی تیرہ صدیوں میں نہ تھا چودھویں صدی میں ایک "اعلیٰ حضرت" نے مسلمانوں میں کفر و اسلام کے فاصلے قائم کرنے میں بڑی محنت کی یہ کام کسی "چھوٹے حضرت" کا نہ تھا اس کے لئے واقعی "اعلیٰ حضرت" کی ضرورت تھی مولانا احمد رضا خاں صاحب نے اس کام کا ذمہ لیا اور بریلی سے یہ تحریک شروع کی اپنی کتابوں میں ایک مذہب پیش کیا اور دوسروں کو اپنی اتباع کی تہیں اپنے مذہب پر چلنے کی دعوت دی آپ کے ماننے والوں نے آپ کو اعلیٰ حضرت کہا اور کئی ایسے لوگ جو پہلے امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر تھے مولانا احمد رضا خاں کے مذہب پر آ گئے اور بریلوی مذہب ایک باقاعدہ شکل اختیار کر گیا۔

مذہب کی نسبت کس کی طرف ہوتی ہے

اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہے اجتہادی مسائل میں مذہب کی نسبت مجتہدین کی طرف ہوتی ہے مذہب کی نسبت اتباع اور پیروی کی غرض سے اللہ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی طرف ہوتی ہے تو وہ صحابہ کرامؓ اور مجتہدین عظام ہیں ہاں امتحان اور تعارف کے لئے آپ کسی سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ تیرا مذہب

www.Ahlehaq.com

کیا ہے؟ لیکن اتباع اور پیروی کی غرض سے مذہب کی نسبت مجتہدین کے بعد کسی شخص نے اپنی طرف نہیں کی۔

میرے دین و مذہب پر چلو (اعلیٰ حضرت کی وصیت)

چودھویں صدی میں اپنے مذہب کی پیروی فرض کرنے والے یہ کون صاحب ہیں؟ یہ نیا مذہب جس میں ایک ایک سنت پر بدعت کے سو سو غلاف چڑھائے ہیں کس نے ایجاد کیا؟ اس مذہب کے عقائد و مسائل کیا ہیں؟ آئیے اعلیٰحضرت سے تعارف کیجئے۔ ان کے ماننے والے سب حضرت ہیں اور یہ خود اعلیٰحضرت بڑے حضرت ہیں۔

آپ نے اپنے نظریات کو اپنا مذہب کہا ہے یہ کسی کی زیادتی نہیں ان حضرت کی اپنی ایجاد ہے اعلیٰ حضرت نے اپنے آخری وقت میں اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ شریعت کی پیروی تو حتی الامکان مگر ان کے مذہب کی پیروی کو سب سے بڑا فرض جانیں۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب اپنے وصایا شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔

> رضا حسنین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اللہ توفیق دے۔ والسلام۔
>
> ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ دستخط فقیر احمد رضا غفرلہٗ بقلم خود

اعلیٰحضرت اپنے دین و مذہب کے لئے حدیث و فقہ کی کتابوں کا نام لیتے تو میرے دین و مذہب سے اسلام بھی مراد لیا جاسکتا تھا مگر اس کے ماخذ کے طور پر انہوں نے ان کتابوں

www.ahnaf.com

کی ترغیب نہیں دی اپنی کتابیں بتلائیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا کہ جب تمہیں صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے تم میری بات چھوڑ دو اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو مگر اعلحضرت نے حدیث و فقہ کی بجائے اپنی کتابوں کی ترغیب دی اور اپنے مذہب کی پابندی ہر فرض سے اہم بتلائی۔ شریعت کی پابندی حتی الامکان بتانا اور اپنے مذہب کی پیروی کو فرض بتلانا اس بات کی صراحت ہے کہ اپنے دین و مذہب سے ان کی مراد شریعتِ محمدی نہ تھی اپنا علیحدہ مذہب تھا۔

مذہبی خودکشی کی شرمناک مثال

بریلوی مذہب کے ایک صاحب ارشد نامی[1] کے ہیں آپ نے مولانا عاشق الٰہی میرٹھی کی کتاب میں کہیں دیکھ لیا کہ مولانا رشید احمد صاحبؒ نے اپنی اتباع کا لکھا تھا۔ اس پر ارشد صاحب لکھتے ہیں:-

> نائب رسولؐ ہونے کی حیثیت سے علماء کرام کا منصب صرف یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اتباعِ رسولؐ کی دعوت دیں اپنے اتباع کی دعوت دینا قطعاً ان کا منصب نہیں ہے۔ (زلزلہ ص ۱۳۷)

ارشد صاحب نے جس نفیس پیرایہ میں اعلحضرت کے مذہب کا خون کیا ہے ہم اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے لیکن ہم قوم کے سامنے یہ استغاثہ پیش کرنے پر مجبور ہیں کہ ارشد صاحب نے یہاں مولانا احمد رضا خاں صاحب کا نام کیوں نہیں لیا جب ان کے قلم کی تلوار کا لہو اعلحضرت پر جلی صورت میں ٹپکا ہے تو وہ کون سا داعیہ ہے جو انہیں اعترافِ حق سے روکتا رہا مذہبی انحراف کی ایسی شرمناک مثال کسی فرقے کی تاریخ میں شاید ہی مل سکے۔

---

[1] یہ وہی صاحب ہیں جن کا معافی نامہ روزنامہ ملت مئی میں شائع ہوا ہے انہوں نے اقرار کیا ہے کہ عبارت پڑھے بغیر انہوں نے اس پر اعتراض کر دیا تھا۔

Www.Ahlehaq.com

ایک صحیح الدماغ آدمی یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس قسم کی عبارتیں جب احمد رضا خاں صاحب کے قلم سے نکلتی ہیں تو بریلوی حضرات انہیں عین اسلام قرار دیتے ہیں اور ایسی کوئی بات خواہ اپنے الفاظ میں ان سے کتنی ہی کمزور اور سادہ کیوں نہ ہو جب دوسروں کی زبان سے سنتے ہیں تو ان لوگوں کے دل و دماغ کا لاوا ابلنے لگتا ہے یہ کیا انصاف ہے حق کا کیا یہی تقاضا ہے کہ وہی بات جب اپنے بزرگوں کے منہ سے نکلے تو شیر مادر کی طرح ہضم ہو جائے اور جب دوسروں سے وہی بات سامنے آئے تو آنکھوں میں تنکے کی طرح کھٹکنے لگے

؎ غیر کی آنکھوں کا تجھ کو تنکا آتا ہے نظر ؛ دیکھ غافل آنکھ اپنی کا ذرا شہتیر بھی

علم و دیانت کا یہ فیصلہ نہیں کہ اپنے اور بیگانے میں فرق کر کے عبارتوں کے الزامات قائم کئے جائیں۔ حق یہ ہے کہ ارشد صاحب کی مذکورہ تحریر نے خود بریلوی مذہب کا خون کیا ہے اور ان کے قلم کا یہ خون اعلیحضرت پر گرا ہے۔ مزید تفصیل چاہیئے تو بریلویوں کی تفرقہ انگیز تقریروں اور ان کے فرقہ وارانہ ماحول میں جا کر دیکھئے ان کے اصلاحی تصورات سنیئے اور ان پر غور کیجئے اور پھر ان کی روشنی میں بریلوی مذہب جس کے نمونے اعلیحضرت کی کتابوں میں ملتے ہیں ان کا جائزہ لیجئے اگر آپ محسوس کریں کہ بریلوی حضرات ان عبارتوں کی توجیہ اپنے عمومی افکار کی روشنی میں کریں گے اور ان عبارتوں کے اشتباہ کو اپنے دوسرے محکم نظریات کی روشنی میں حل کریں گے تو سوال یہ ہے کہ وہ یہ حق کیا دوسروں کو بھی دینے کے لئے تیار ہیں یا نہ ؟ ہم قوم کے سامنے استغاثہ پیش کئے دیتے ہیں کہ جو امور وہ اپنے بزرگوں کے حق میں جائز سمجھتے ہیں وہ انہیں دوسروں کے بارے میں کیوں شجرۂ ممنوعہ قرار دیتے ہیں نہ صرف یہ بلکہ دوسروں کو کافر قرار دینے میں نہ ان کی زبان کٹتی ہے نہ قلم تھمتا ہے اور دنیا حیرت سے کفر کی اس گولہ باری کا نظارہ کر رہی ہے۔

بریلوی تکفیر کی گولہ باری

اس حقیقت سے کوئی منکر انکار نہیں کر سکتا کہ بریلوی مذہب کے بانی احمد رضا خاں صاحب آنجہانی جناب عبدالوہاب صاحب نجدی (م ۱۲۰۶ھ) اور ان کے تمام پیروکاروں کو کافر اور مرتد سمجھتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا

www.Ahlehaq.com

حرام جانتے ہیں نہ ان کی نماز جنازہ کے قائل ہیں نہ ان کے لئے ایصالِ ثواب کو جائز سمجھتے ہیں یہ لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ جاکر بھی وہاں کی باجماعت نمازوں سے محروم واپس لوٹتے ہیں ان محرومانِ قسمت کے پیشوا جناب احمد رضا خاں صاحب ان وہابیہ کو قادیانیوں کے ساتھ ملاتے ہوئے لکھتے ہیں :-

وہابی رافضی قادیانی وغیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز انہیں ایسا جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔ (ملفوظات حصہ اول صہ ۸۴)

رافضی تبرائی وہابی دیوبندی وہابی غیر مقلد قادیانی چکڑالوی نیچری ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیز گار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔ (احکام شریعت حصہ اول صہ ۱۲۲)

نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کے پیچھے نماز نماز بالفرض وہی جمعہ یا عیدین کا امام ہو اور کوئی مسلمان امامت کے لئے نہ مل سکے تو جمعہ و عیدین کا ترک فرض ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول صہ ۱۲۹)

عرض :- وہابیوں کی بنوائی ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں ؟

ارشاد :- کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے۔ (ملفوظات حصہ اول صہ ۱۱۸)

آج کل کے روافض تو عموماً ضروریاتِ دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں ان کے مرد یا عورت کا کسی سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں ایسے ہی وہابی قادیانی دیوبندی نیچری چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان[۱] محض باطل اور زنا خالص ہوگا اور اولاد ولد الزنا عالمگیریہ میں ظہیریہ سے ہے۔ احکامہم احکام المرتدین۔ (ملفوظات حصہ دوم صہ ۱۰۰)

[۱] اسلام میں حیوان سے نکاح ہونے کی کوئی صورت نہیں، بریلوی مذہب میں اس کی کیا صورت ہے۔ یہ مولانا محمد عمر اچھروی کو معلوم تھی۔

www.ahlehaq.com

بریلوی تصویر کا دوسرا رُخ

۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو والی حرمین شریفین شاہ فیصل مرحوم شہید کئے گئے اس لرزہ خیز واردات سے پورا عالم اسلام لرزا یہ وفات پوری دنیا کے لئے ایک عظیم سانحہ تھی بریلوی عقیدے کے مطابق وہابیہ نجد کے سرخیل شاہ فیصل کی نماز جنازہ نہ نماز تھی نہ بریلوی ان کے اور انکے مقرر کردہ اماموں کے پیچھے حرمین شریفین میں نماز پڑھنا جائز سمجھتے تھے بریلوی ان کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کے پیچھے نماز نماز۔

انگلینڈ میں بریلویوں کی مرکزی تنظیم جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ ہے ان کے خطیب مولانا ابوالمحمود نشتر اور نائب ارشد القادری ہیں ان کے پیر معروف حسین نوشاہی ہیں اور صدر راجہ عارف ہیں شاہ فیصل کی شہادت پر چار دن بریلوی زعماء نے اپنے ہاتھوں اپنے مذہب کا خون کیا ہے برطانوی بریلویت کی تاریخ سے شاید ہی یہ دھبہ کبھی دھل سکے معلوم ہوا ہے کہ اس مذہبی خودکشی کے بعد ارشد القادری صاحب نے ایک تو یہ نامہ شائع کیا ہے کہ وہ آئندہ سیاست میں دخل نہ دیں گے[1]

مذہبی خودکشی کا سانحہ

روزنامہ ملت لندن کی ۲۸ مارچ کی اشاعت میں جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ کی مذہبی خودکشی کا یہ سانحہ اس طرح درج ہے۔

بریڈ فورڈ — جمعیت تبلیغ الاسلام کے عارف نوشاہی نے شاہ فیصل کی شہادت پر شاہ خالد اور برطانیہ میں سعودی عرب کے سفیر کے نام اپنے تعزیتی تار میں کہا ہے کہ شاہ فیصل کی شہادت عالم اسلام کا ناقابلِ تلافی نقصان ہے جمعیت کل بعد از نمازِ جمعہ مرحوم کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کر رہی ہے۔

روزنامہ جنگ لندن کی یکم اپریل ۱۹۷۵ء کی یہ خبر پڑھئے اور بریلویوں کی مذہبی خودکشی پر سر دھنیئے۔

---

[1] دیکھئے اردو روزنامہ "ملت" لندن ۱۶ مئی ۱۹۷۵ء

بریڈفورڈ ۱۳ مارچ (نمائندہ جنگ) جامع مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوائر میں خطبہ جمعہ سے پہلے ایک جلسہ میں شاہ فیصل کی شہادت کو عالمِ اسلام کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ امام مسجد مولانا ابوالمحمود نشتر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس زمانہ میں ایسا شخص جس نے عالمِ اسلام کو ایک لڑی میں پرونے کی کوشش کی اور اس میں ایک حد تک کامیاب ہوا ان کا اس طرح سے ناگہانی طور پر جدا ہونا انتہائی رنج کی بات ہے نماز جمعہ کے بعد مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مسجد میں قرآن خوانی کی گئی۔

دیکھئے وہابیہ نجد کے سرخیل جن کے مقرر کردہ اماموں کے پیچھے کبھی نماز جائز نہ تھی اب کافر نہ رہے مرحوم ہو گئے ان کے لئے ایصالِ ثواب جائز ہو گیا اور ان کی تعزیت بھی ان لوگوں کا دینی کام بن گئی مذہبی انحراف کی اس سے زیادہ واضح مثال شاید ہی تاریخ میں مل سکے۔

بریلویوں کی مذہبی خودکشی جس طرح ارشد القادری صاحب کی جمعیت تبلیغ الاسلام کے ہاتھوں عمل میں آئی اس سے بریڈفورڈ بلکہ انگلینڈ کے سارے بریلوی حلقے چونک اٹھے ان میں سے جو لوگ کچھ بھی اللہ کا خوف رکھتے تھے اپنے ضمیر سے پوچھنے لگے کہ ان بریلوی علماء نے جب وہابیہ نجد کے سرخیل شاہ فیصل بن عبدالعزیز آلِ سعود کو مسلمان تسلیم کر لیا ہے اور ان کے ایصالِ ثواب کے لئے یہ لوگ دعائیں کر رہے ہیں تو ہمیں یہ لوگ ان کی نماز جنازہ...... اور ان کے اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے سے کیوں روکتے رہے ہیں جس چیز کو وہ اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں اسے ہمارے لئے ناجائز کیوں کہتے رہے ہیں؟

جن حق پسندوں نے اپنے ضمیر سے اس کا فیصلہ پوچھا وہ جان گئے کہ مولانا ابوالمحمود نشتر اور ان کے نائب ارشد القادری کے ہاں یا تو دین دین نہیں وہ حق کے آگے نہیں رائے عامہ کے آگے جھکتے اور اپنا مذہب بدل لیتے ہیں۔ دنیا سے اگر انصاف ختم نہیں ہو گیا تو اہلِ انصاف اس کا ضرور فیصلہ کریں گے کہ جب یہ لوگ اپنے منبر و قلم سے وہابیہ نجد پر کفر کے تیر برساتے ہیں تو کیا وجہ ان کا خون صرف غریبوں پر گرتا ہے اور بادشاہوں کی سطوت کے سامنے ان کا فتویٰ بدل جاتا ہے

Www.Ahlehaq.Com

قتال وجدال کے معرکوں میں تصادم ہمیشہ مقابل لشکر سے ہوتا ہے لیکن اپنے ہی مذہب سے ایسا خونریز تصادم شاید ہی تاریخ میں مل سکے بریلویوں کی مذہبی خودکشی کا المناک منظر آپ کے سامنے ہے تاہم جس مذہب کا انہوں نے خون کیا اور جس سے وفا کی جو لیں اب خود ان کے ہاں بھی ڈھیلی پڑ رہی ہیں مناسب ہے کہ بریلویت کے ان کھنڈرات سے اس کے کچھ نمونے بطور یادگار جمع رکھے جائیں تاکہ آنے والی نسلیں جان سکیں کہ چودھویں صدی میں ایک یہ نقش بھی ابھرا تھا جو برمنگھم کے تاریخی دھماکے میں اپنی آخری نیند سو گیا تھا ؎

جو خود کو کہتے تھے توپچی وہ چلے ہوئے کارتوس نکلے

ہم خوش ہیں کہ جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ اور اس کے دینی رہنماؤں مولانا ابوالمحمود نشتر اور ارشد القادری وغیرہ نے وہابیہ نجد کو مسلمان تسلیم کر کے اور ان کے سرخیل شاہ فیصل کے حق میں ایصالِ ثواب کی دعائیں کر کے ایک نیکی کی ہے برائی نہیں کی ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حرمین شریفین کے کافروں کے قبضے میں ہونے کی تلقین کرنا اور وہابیہ نجد کو کافر ٹھہرانا مرکز اسلام میں زلزلہ پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

شاہ فیصل کے خلاف سازش

جلالۃ الملک شاہ فیصل کے سانحہ شہادت سے پہلے شاہ فیصل مرحوم کے بارے میں یہ لوگ کس قسم کے منصوبے سوچتے تھے اس کے لئے بھارت سے آئے ہوئے ورلڈ اسلامک مشن کے سیکرٹری کی تجویز ملاحظہ کیجئے جو اس نے اس سانحہ شہادت سے ایک سال پہلے پیش کی تھی روزنامہ ملت کی ۲۹ر اپریل ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں دیکھئے:۔

ورلڈ اسلامک مشن کے جنرل سیکرٹری شاہ فیصل مرحوم کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے ایک دعوت میں جہاں چند شرفا بھی مدعو تھے کہہ رہے تھے کہ شاہ فیصل کو پاکستان اور عالم عرب خواہ مخواہ اہمیت دے رہے ہیں یہ نجدی وہابی ہے جو قادیانیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں اس کی حکومت کا تختہ الٹ جانا چاہیئے یا اسے ختم کر کے کسی

دوسرے اچھے عرب[۱] کو لانا چاہیئے۔ (روزنامہ ملت لندن ۲۹ اپریل ۱۹۷۵)

خدا کی قدرت دیکھئے کہ مرکز اسلام میں زلزلہ پیدا کرنے والے اور والی حرمین کے خلاف اس دور تک سوچنے والے خود ہی اس زلزلہ میں دب گئے بریلوی مذہب کے خاتمے کا یہ دھماکہ مولانا احمد رضا کے تعارف میں ہر حق پسند ضمیر کو بریلویت سے دور کرتا رہے گا۔

یہ گمان نہ کیا جائے کہ بریلوی تکفیر کی گولہ باری صرف عالم عرب پر تھی یا کبھی صرف ترکی اس کی زد میں تھا۔ نہیں پاکستان بھی ان کی زد سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ مولانا احمد رضا کے پیر ومرشد سید آلِ رسول سجادہ نشین مارہرہ شریف کا رسالہ مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری اس کی منہ بولتی شہادت ہے مولانا اولادِ رسول نے مارہرہ شریف سے ایک رسالہ الجوابات السنیۃ علیٰ زہاء السوالات اللیگیۃ شائع کیا تھا اس میں مسلم لیگ کے اساسی مقاصد کے بارے میں لکھا ہے:۔

صریح محرمات۔ ضلالات بلکہ منجر بکفریات ہیں۔ (الجوابات السنیۃ ص ۱۴)

اس رسالہ میں حزب الاحناف لاہور کے مولوی ابوالبرکات سید احمد کا یہ فتویٰ بھی دیکھئے۔

> لیگ کی حمایت کرنا اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت وتبلیغ کرنا منافقین ومرتدین کی جماعت کو فروغ دینا ہے۔ (دیکھئے ص ۲۹ سے ص ۳۲ تک)

۵ ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

بریلویوں کی مشہور کتاب تجانب اہل السنۃ جس پر مولانا احمد رضا کے نفس ناطقہ مولوی حشمت علی کی تصدیق درج ہے اس میں نقاش پاکستان علامہ ڈاکٹر اقبال کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی زبان پر شیطان بول رہا ہے ص ۲۴۳ اگر ان اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی اور اسلام گھڑ لیا ہے۔ ص ۲۴۵

---

۱ ان کی اچھے عرب سے مراد غالباً شہزادہ فیصل بن مساعد تھی شاہ فیصل تو گئے مگر ابن مساعد کو آگے لانے میں ورلڈ اسلامک مشن کامیاب نہ ہو سکا۔

www.Ahlehaq.com

www.Ahlehaq.Com

بانی پاکستان کے بارے میں لکھتے ہیں :-

بحکم شریعت مسٹر جینا اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بناء پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ جو شخص اسے مسلمان جانے یا اسے کافر نہ مانے یا اس کے مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ (تجانب اہل السنہ صـ۱۲۲) (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

بریلوی مذہب والوں کی یہ تکفیری مہم جس مذہب کی خاطر ہے اب اس مذہب کے چند نمونے مولانا احمد رضا خاں صاحب کی کتابوں سے ملاحظہ کیجئے کہیں کہیں ان کے ہمخیال بعض دوسرے علماء سے بھی استناد کیا گیا ہے اپنے سنی عقیدے کو ہم اسلام کے نام سے اور مولانا احمد رضا خاں صاحب کے مذہب کو بریلوی مذہب کے عنوان سے پیش کریں گے۔ واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔

ایصالِ ثواب کے بارے میں

مذہب اسلام

مرحومین کو ثواب پہنچانے کا عقیدہ برحق زندوں کے نیک اعمال کا ثواب ان کی نیتوں کے مطابق مرحومین کو پہنچتا ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ واضح ہے کہ ثواب پہنچتا ہے اصل چیزیں نہیں پہنچتیں نہ یہاں کی چیزوں کو ہم اس شکل میں اگلے جہاں بھیج سکتے ہیں ایصالِ ثواب برحق ہے مگر چیزوں کو ہی بھیج دینا کہیں ثابت نہیں۔

بریلوی مذہب

بریلوی مذہب کے اعلحضرت ایصالِ ثواب سے آگے بڑھ کر اصل چیزوں کا پہنچنا پہنچانا یوں بیان کرتے ہیں۔

> ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے پرسوں فلاں شخص آنیوالا ہے اسکے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا صبح کو صاحبزادے نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں تیسرے روز خبر ملی کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے لڑکے نے فوراً نیا عمدہ کفن سلوا کر اسکے کفن میں رکھدیا اور کہا کہ یہ میری ماں کو پہنچا دینا۔ رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔ (ملفوظات مولانا احمد رضا خاں حصہ اوّل ط۶۱)

یہ ہنسنے کی بات نہیں سوچنے کی بات ہے آپ خود اپنے ضمیر سے فیصلہ لیں کہ والدہ کو کفن بھیجنے کے بعد دادی اور پردادا کو کفن نہ بھیج سکنے اور پھر ان سے آگے جو اجداد گزر چکے ہیں ان تک کفن نہ بھیجنے کی کتنی فکر اور تشویش صاحبزادے کو ہوئی ہوگی اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی سوچیں کہ ایک ایک میت کے ساتھ اگر کئی کئی کفن رکھ دیئے جائیں تو کہیں یہ کپڑے کو ضائع کرنا تو نہیں ہوگا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے کفن کے بارے میں کیا نصیحت فرمائی تھی؟ بریلویوں کے اس عقیدے سے اموات و اجداد کو فائدہ پہنچے یا نہ کفن چوروں کو فائدہ ضرور پہنچے گا کہ ایک قبر کھولنے سے انہیں کئی کئی کفن ملنے لگیں۔ ایصالِ ثواب برحق ہے مگر اصل چیزوں کو ہی بھیجنا یہ ایک عجیب حرکت ہے مولانا احمد رضا خاں صاحب نے اپنے بارے میں بھی وصیت فرمائی کہ یہ چیزیں مجھے بھیج دیا کریں۔ اپنی وفات سے ۲ گھنٹے، ۱۷ منٹ پہلے اپنے اعزہ کو جو وصیتیں کیں ان میں گیارہویں نمبر میں فقراء کو دینے کی نصیحت کی ہے اور بارہویں نمبر میں ان چیزوں کو بھیجنے کا امر فرمایا اور چٹ پٹے کھانوں کی ایک عجیب فہرست مرتب فرما دی جن چیزوں کو بھیجنے کا امر فرمایا وہ درج ذیل ہیں۔

> اعزہ سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی[1] کچھ بھیج دیا کریں دودھ کا برف خانہ ساز اگر بھینس کا دودھ ہو۔ مرغ کی بریانی مرغ پلاؤ خواہ بکری کا ہو شامی کباب پراٹھے اور بالائی۔ فیرنی۔ اردکی پھریری دال مع ادرک[2] و لوازم۔ گوشت بھری کچوریاں۔ سیب کا پانی۔ انار کا پانی۔ سوڈے کی بوتل[3]۔ دودھ کا برف۔
>
> (وصایا شریف ص۸ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

لہ بھی کا لفظ بتلاتا ہے کہ یہ فہرست بطور تتمہ ہے کھانوں کی اصل فہرست کوئی اور ہوگی اور نہ جانے کتنی لمبی ہوگی سنا ہے کہ بریلوی اپنے خاص حلقوں میں وہ فہرست بتاتے ہیں اسے عام نہیں کرتے۔ لہ ادرک اس لئے کہ حضرت کو بادی نہ ہو جائے۔ لہ سوڈے کی بوتل کے بغیر اتنا کھایا ہوا ہضم بھی تو نہیں ہوتا سوڈے کی بوتل مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی بہت پسند تھی ان کے لاہوری معتقد بھی انہیں مجدد زماں حاضر رکھتے ہیں۔

www.Ahlehaq.com

حاشیہ میں لکھا ہے کہ ایک صاحب بوقت دفن بلا اطلاع دودھ کا برف خانہ سا زلے آئے۔ اس سے یہ تو پتہ چل گیا کہ دودھ شریف قبر شریف کے پاس لایا گیا لیکن یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ دودھ کہاں دفن کیا گیا کفن کے ساتھ ہی بھیجا گیا یا کسی کونے میں رکھا گیا اس واقعہ کو پچاس سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے مگر بریلوی مذہب والوں نے اب تک اس دودھ کا پتہ نہیں دیا۔ بہرحال اعلیٰحضرت نے جن چیزوں کا امر فرمایا تھا۔ انہیں قبر سے ذرا جدا رکھنا چاہیے

کھانا قبر کے اوپر رکھنے کی بجائے قبر سے ذرا جدا رکھنا چاہیے مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں۔ فاتحہ کا کھانا قبروں پر رکھنا تو ویسا ہی منع ہے جیسے چراغ پر رکھ کر جلانا اور اگر قبر سے جدا رکھیں تو حرج نہیں۔ (احکام شریعت ج ۱ ص ۲۷)

کھانے میں اتنے تکلفات اور دنیا کے مزوں کی تلاش اہل طریقت کا طریقہ نہیں حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ، بابا فریدالدین گنج شکرؒ، امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جیسے بزرگوں کے ہاں دنیوی لذتوں میں یہ انہماک اور اتنا طویل چارٹ آپ کو کہیں نہ ملے گا آخری وقت میں یادِ خدا کی خواہش ہوتی ہے ایسے نازک وقت میں چٹ پٹے کھانوں کی فہرست مرتب کرنا کوئی کمال نہیں۔

سرکارِ بغداد حضرت پیران پیر سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ایک نصیحت

اے منافقو! تم توکل کے متعلق محض باتیں بنا لینا کافی سمجھتے ہو حالانکہ تمہارے دل مخلوق کو شریکِ خدا کر بیٹھے ہیں ص ۲۶۲

باز آئے ہم تمہارے مذہب[ل] سے اور تمہاری پیروی سے ہماری راہ تمہاری راہ بس

ل حضرت کی اس نصیحت میں ایک پیشگوئی لپٹی ہے کہ اس میں وہ لوگ مراد ہیں جو اپنا ایک مذہب بنائیں گے اور لوگوں کو بتلائیں گے کہ ہمارے دین و مذہب پر چلو اللہ کے اطلاع دینے پر ایسے بزرگوں کے کلام میں ایسی پیشگوئیاں بہت ملتی ہیں۔

www.Ahlehaq.com

الگ الگ ہے ہماری اسی میں سلامتی ہے ہم طریق سنت اور توحید و اخلاص کے ٹیلے پر رہنا چاہتے ہیں تم بدعت وریا و نفاق کے خندق میں پڑے رہو۔ ص۴۷۳

جب تک تو اپنے نفس کو حظ پہنچاتا رہے گا اس کی قید میں ہوگا اس کا حق پورا دے لیکن لیکن حظِ نفس سے باز رہ نفس کو اس کا حق دینے میں زندگی اور لذت پہنچانے میں ہلاکت ہے اس کا حق کھانے پینے پہننے اور مکان میں ہے اس کا سرور لذتوں اور شہوتوں میں چھپے ہے مجلس ۱۸ ص۱۲۸

سرکارِ سرہند شریف حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نصیحت

بدعت اندھیروں کو بڑھاتی ہے اور سنت کے نور کو کم کرتی ہے

سنت کے کام بدعت کے اندھیروں کو کم کرتے ہیں اور نور بڑھاتے ہیں جو شخص چاہے سنت کا نور بڑھائے جو چاہے شیطان کی جماعت کو بڑھائے اور جو چاہے اللہ کی فوج میں شامل ہو اس وقت کے صوفی اگر انصاف پر آئیں اور اسلام کی کمزوری اور جھوٹ کا پھیلاؤ دیکھیں تو سنت کے علاوہ کسی چیز میں اپنے پیروں کی پیروی نہ کریں سنت کی اتباع یقیناً نجات دینے والی ہے۔

(مکتوباتِ شریف دفتر دوم مکتوب ۲۳)

سنی عقائد اور بریلوی مذہب میں پہلا فرق آپ پڑھ چکے ہیں سنی عقیدے کے مطابق اصل چیزیں نہیں ان کے دینے کا ثواب پہنچتا ہے. بریلوی مذہب میں قرآن مجید پڑھنے کا تو ثواب پہنچتا ہے لیکن کھانا خود ہی پہنچتا ہے جیسے کہ اصل کفن اس صالحہ کو مل گیا تھا قرآن مجید کا ثواب ان کے ہاں تنہا بھی پہنچ جاتا ہے اور کھانے کے ساتھ بھی یہ ثواب پہنچ سکتا ہے پیش نظر رہے کہ ثواب کا لفظ یہاں قرآن مجید کے ساتھ ہے کھانے کے ساتھ نہیں کھانا خود ہی پہنچتا ہے لیکن اسے قبر پر نہیں —— قبر سے ذرا جدا رکھنا چاہیئے۔

مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں:۔

مسلمانوں کو دنیا سے جانے کے بعد جو ثواب قرآن مجید کا تنہا یا کھانے کے ساتھ پہنچتے ہیں عرف میں اسے فاتحہ کہتے ہیں اولیاء کرام کو جو ایصالِ ثواب کرتے ہیں اسے تعظیماً نذر و نیاز

www.Ahlehaq.com

کہتے ہیں۔ (احکام شریعت صلا۱۲)

مولانا احمد رضا خاں نے یہاں اولیاء اللہ کو مسلمانوں کے مقابلے میں ذکر کیا ہے۔ کیا اولیاء اللہ مسلمان نہیں ہوتے؟ یا مسلمان وہی ہوتا ہے جو بریلویوں کے سوا باقی سب مسلمانوں کو کافر سمجھے۔ ہاں خاں صاحب بریلوی نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ یہاں کونسا عرف مراد ہے اور ایصال ثواب کو تعظیماً نذرو نیاز کہنے کی ابتدا اسلام میں کب سے ہے۔

اسلام میں ایصال ثواب کے لیے چیزوں کی کوئی خاص مقدار معین نہ تھی بریلوی مذہب نے یہاں بھی کوئی عرف قائم کر لیا ہوگا مولانا احمد رضا خاں کے جو فتاویٰ مولوی عرفان علی صاحب نے مرتب کئے ان میں یہ مسئلہ سوال وجواب کے طور پر مرقوم ہے۔

ختم میں ستر ہزار چھوہارے

مسئلہ ۲:۔ میت کے سوم کا کس قدر وزن ہونا چاہیئے؟ اگر چھوہاروں پر فاتحہ دی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو؟

الجواب:۔ کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں، اتنے ہوں جن میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔ (عرفانِ شریعت فتاویٰ اعلیٰحضرت حصہ اول صـ۳)

جواب کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں مذہب اسلام کا بیان ہے کہ کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں دوسرے حصے میں بریلوی مذہب کا بیان ہے ایک چھوہارا اگر نصف تولے کا ہو تو بریلویوں کے ہر تیجے میں ۱۰ من ۳۷ سیر ۸ چھٹانک چھوہارے ضروری ہیں تیجے کے ہر ختم میں اتنے چھوہاروں کی دستیابی اور پھر اتنے چھوہارے رکھے کہاں جائیں گے اور کہاں سمائیں گے یہ سوچنے کی بات ہے اعلیٰحضرت نے یہاں یہ تصریح نہیں کی کہ یہ ستر ہزار چھوہارے ہی بھیج دینا ہے یا ان

کا ثواب۔ اگر اصل چھوہارے ہی بھیجے ہیں تو انہیں دفن کرنے میں کیا دقت نہ ہوگی بصورت دیگر انہیں کہاں رکھا جائے اور کیسے تقسیم کیا جائے مختصر مجالس ختم میں تو یہ ستر ہزار چھوہاروں کا مسئلہ خاصی پریشانی پیدا کرے گا اندیشہ ہے کہ رہے سہے لوگ بھی بریلوی مذہب چھوڑ جائیں۔

مزاروں پر لڑکیوں کا چڑھاوا

کفن کا بھیجنا کھانوں کا بھیجنا دودھ کا بھیجنا یا ستر ہزار چھوہاروں کی قربانی تو درکنار بریلوی مذہب میں تو بزرگوں کی قبروں پر خوبصورت عورتوں کا چڑھاوا بھی چڑھتا ہے ایصالِ ثواب کس چیز کا ہوگا مزاراتِ اولیاء کے قریب کے حجروں میں وہ لڑکیاں ہی بھیج دی جاتی ہیں اور مریدان باصفا ان حجروں میں ان سے حاجت پوری کرتے ہیں مولانا احمد رضا خاں اپنے اس مذہب کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔

Www.Ahlehaq.Com

> حضرت سیدی عبدالوہاب اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں حضرت سیدی احمد کبیر بدوی کے مزار پر بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا النظرة الاولى لك والثانية عليك پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا خیر نگاہ تو پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے؟ عرض کی ہاں۔ اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی خادم کو اشارہ ہوا انہوں نے آپ کی نذر کر دی ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب دیر کاہے کی۔ فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو (ملفوظات حصہ سوم ص ۲۸)

مولانا احمد رضا خاں نے یہ نہیں بتایا کہ ان عورتوں کو اپنی حاجت پوری کرتا کون نظر آتا

www.Ahlehaq.com

ہے وہ یہ دیکھتی ہیں کہ صاحبِ قبر ان کے ساتھ مشغول ہیں یا کوئی مرید باصفا نعرے لگا رہا ہے ہاں مولانا محمد عمر اچھروی کہا کرتے تھے کہ عبدالوہاب نام میں بڑی برکتیں ہیں اس نام والوں کو ایسے موقعے خوب ملتے ہیں۔

ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی

بریلویوں کے اعلیٰحضرت پھر یہیں تک محدود نہیں رہے کہ سید احمد کبیر کے مزار پر وہ یہ صورتحال پیدا کریں وہ آگے بڑھتے ہیں اور کس گستاخی سے آگے بڑھتے ہیں محمد بن عبدالباقی کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہوئے تمام انبیاء کرام کے مزاراتِ قدسیہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> انبیاء علیہم السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (معاذاللہ ثم معاذاللہ استغفراللہ ثم استغفراللہ)
>
> (ملفوظات حصہ سوم صـ۲۸)

مولانا احمد رضا خاں نے ازواج مطہرات کی شان میں یہ گستاخی اسی صفحے پر کی ہے جہاں وہ سیدی عبدالوہاب کو مزار سے یہ آواز سنا رہے تھے کہ فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو یہ گستاخی کی انتہا ہے۔ (توبہ بریلوی مذہب سے ہزار بار توبہ)

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ بریلویوں نے ایک ایسے شخص کو جو امہات المومنین کی شان میں اس طرح گستاخی کرے اپنا اعلیٰحضرت کیسے مان لیا؟ کیا انہیں پتہ نہیں کہ اولیاء اللہ کی قبروں سے اس قسم کے مشورے نہیں آتے کہ فلاں حجرے میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔ پھر اس قسم کی باتیں بنانے والے کو انہوں نے اپنا بڑا حضرت کیسے مان لیا؟ کیا یہ سب حضرت ہیں؟

اگر یہ سب حضرت نہ ہوتے تو اولیاء کرام کے مزارات پر اس طرح کے میلے کیوں لگاتے اور

www.Ahlehaq.com

کسی کو اعلیٰ حضرت نہ بناتے تو ایسے میلوں کی سند کہاں سے لاتے جن لوگوں کو کبھی کلیر شریف جانے کا موقع ملا ہو وہ جانتے ہیں کہ عرس کے موقع پر وہاں کس طرح دور دراز سے طوائف آتی ہیں اور کس طرح بریلوی مذہب کی منڈی لگتی ہے۔

ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ سب بریلوی اس طرح کے ہیں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو محض چند رسموں کے عادی ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو بریلوی سمجھتے ہیں اور انہیں مولانا احمد رضا خاں کا کوئی خاص تعارف نہیں نہ ایسی گستاخانہ عبارتوں پر وہ مولانا احمد رضا خاں کا ساتھ دیتے ہیں بلکہ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب انہوں نے مولانا احمد رضا کی کتابیں دیکھیں تو برملا کہہ اٹھے کہ ہمارے تو یہ عقائد نہیں ہم تو یونہی اپنے آپ کو بریلوی سمجھتے رہے یقین کیجئے حقیقی بریلوی مسلمانوں میں پانچ فیصدی سے زیادہ نہ ملیں گے۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ بریلوی مولویوں نے عوام کو اس طرح مرعوب کر رکھا ہو کہ وہ غلط ترین لوگوں کو بھی خدائی طاقتوں کا مظہر سمجھتے رہیں۔

بے شرع جاہل پیروں سے مرعوب کرنے کی تدبیر

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ تمہیں کوئی پیر بے عمل اور اندر سے بالکل خالی بھی دکھائی دے تو پھر بھی تم اس کی عقیدتمندی سے نہ نکلو اس سے ڈرتے رہو اور اسے نذرانے دیتے رہو یہ اندر سے خالی پیر فقیر بھی تمہارے تختے الٹ سکتے ہیں جب قوم کو ذہنی طور پر اس طرح مرعوب کر دیا گیا ہو تو پھر جاہل لوگ مزاراتِ اولیاء کے حجروں میں ہونے والی ایسی حرکات اور اس قسم کی تحریرات کے باوجود بڑے حضرت کو مانتے رہیں تو تعجب کی کون سی بات ہے۔

اس من گھڑت اصول سے معلوم نہیں کتنے گھر اجڑے ہوں گے؟ کتنے جعلی پیروں اور بدکردار فقیروں کا کام چلا ہوگا؟ یہ اس وقت کا موضوع نہیں ہم یہاں اعلٰحضرت (بڑے حضرت) کی وہ حکایت نقل کرتے ہیں جس پر بریلویوں کا مذکورہ بالا عقیدہ مبنی ہے مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں۔

Www.Ahlehaq.Com

ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دوکان پر کھڑا کہہ رہا تھا کہ ایک روپیہ دے وہ نہ دیتا تھا فقیر نے کہا روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دوکان الٹتا ہوں اس تھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو گئے اتفاقاً ایک صاحبدل کا گزر ہوا جن کے سب لوگ معتقد تھے انہوں نے دوکاندار سے فرمایا جلد روپیہ دے دے ورنہ دوکان الٹ جائے گی لوگوں نے عرض کی حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے فرمایا میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی معلوم ہوا بالکل خالی ہے پھر اس کے شیخ کو دیکھا اسے بھی خالی پایا اس کے شیخ کے شیخ کو دیکھا انہیں اہل اللہ سے پایا اور دیکھا کہ وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دوکان الٹ دوں۔ تو بات کیا تھی کہ شیخ کا دامن قوت سے پکڑے ہوئے تھا۔ (ملفوظات حصہ دوم ص۲۶۷)

اس عبارت سے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ بریلوی مذہب کے پیرو مولانا احمد رضا خان کی مذکورہ گستاخانہ عبارتوں کے باوجود انہیں بڑا حضرت کیوں مانتے ہیں وہ سمجھتے ہوں گے کہ شاید ان کا پیر کچھ ہو وہ ان کی طرح کا نہ ہو اور اگر وہ بھی خالی ہو تو ہو سکتا ہے کہ اس کا پیر خالی نہ ہو آخر کوئی تو ہو گا جو تختہ الٹ سکے۔ اہل اللہ کا کیا یہی کام ہے تختے الٹنا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا احمد رضا کی اس عبارت سے یہ بھی پتہ چلا کہ بریلویوں کے ہاں شیخ کی خلافت خالی لوگوں کو بھی مل جاتی ہے جن کا باطن کچھ نہ ہو ان کے ہاں یہ ضروری نہیں کہ مرید سلوک کی منزلیں طے کرے باطنی نور سے آراستہ ہو پھر وہ روحانی خلافت کا مستحق ہوتا ہے حکایت مذکورہ میں اس بے شرع جاہل کا پیر اندر سے بالکل خالی تھا مگر پھر بھی وہ اپنے کامل شیخ کا خلیفہ اور وہ کامل شیخ بھی اتنا کامل تھا کہ اپنے خالی خلیفہ کے خالی مرید کو ایک روپیہ تو نہ دے سکتا تھا مگر ایک بے قصور دکاندار کا تختہ الٹنے کے لئے تیار کھڑا تھا۔

Www.Ahlehaq.com

بریلوی مذہب کے شاخسانے آپ کو اس سے بھی زیادہ ملیں گے لیکن اصل الاصول عقائد ہیں جو زیادہ تر توحید و رسالت صحابہ کرامؓ اہل بیت عظام اولیاء اللہ حرمین شریفین آسمانی کتابوں اور آخرت سے تعلق رکھتے ہیں آپ سنی عقائد اور بریلوی مذہب کا تقابل مطالعہ کریں آپ کو معلوم ہوگا کہ مذہب اسلام جس کی صحیح تعبیر سنی عقائد ہیں برحق ہے اور بریلوی مذہب بریلی کے ایک اعلیحضرت کے گرد ہی گھوم رہا ہے۔

خدا تعالےٰ کے بارے میں

مذہب اسلام

اللہ تعالےٰ واجب الوجود اور لاشریک ہے اس کے سوا جو کچھ ہے وہ حادث ہے مخلوق ہے اور ممکن الوجود ہے اور واجب الوجود اور کوئی نہیں نہ ممکن الوجود سے بالا کوئی برزخی درجہ ہے پیغمبروں کو خدا یا خدا کا بیٹا یا خدا کا جزو PART OF GOD کہنا صحیح نہیں نہ یہ درست ہے کہ بشریت کے پردہ میں خدا زمین پر اترا تھا اسلام میں اوتار کا کوئی تصور نہیں نہ یہ صحیح ہے کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام حدوث و امکان سے بالا صفات واجب الوجود سے متصف تھے نہ اسلام میں کسی پیغمبر فرشتے یا بزرگ کو خدائی اختیارات کا مالک سمجھا جاسکتا ہے نہ خدا کسی کے ماتحت ہے نہ اس پر کسی کا رعب چلتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں آپ نہ خدا تھے نہ خدا کا کوئی ٹکڑا۔ یہ عقیدہ غلط ہے کہ خدا تعالےٰ بشریت کے پردہ میں خود جلوہ گر تھا نہ یہ صحیح ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے اختیارات کسی مخلوق کو مستقل طور پر دے رکھے ہیں۔۔۔۔۔ اس نے اپنی خدائی کا چارج کسی کو نہیں دیا وہ اب بھی خدا ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔

بریلوی مذہب (بشریت کے پردے میں خدا)

بریلوی عقیدہ میں حضور علیہ السلام خدا کے

نور کا ٹکڑا تھے جو بشریت کے پردہ میں زمین پر اترا تھا مولانا احمد رضا خاں صاحب حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے (حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۸)

(تشریح) بشریت کے پردہ میں آپ باری تعالے کا نور ہیں پردہ اٹھا دیں تو واضح ہو جائے گا کہ آپ خود خدا ہیں ؎

شکلِ بشر میں نورِ الٰہی اگر نہ ہو کیا قدر اس خمیرۂ ماو مدر کی ہے (حدائق ۱ صفحہ ۹۴)

(تشریح) یہ خدا کا اپنا نور ہے جو بشر کی شکل میں ظاہر ہوا ورنہ اس خمیرے کی کیا قدر تھی جو پانی اور مٹی سے تیار ہوا۔

حضورؐ کے حدوث و امکان سے بالا ہونے کا عقیدہ

بریلوی مذہب والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ممکن الوجود یعنی مخلوق نہیں مانتے نہ واجب الوجود کہہ سکتے ہیں کہ اعلانیہ آپ کو خدا ماننا پڑتا ہے ان کے ہاں آپ نہ خالق ہیں نہ مخلوق ایک درمیانی اور برزخی حقیقت ہیں ؎

معدنِ اسرارِ علام الغیوب برزخِ بحرینِ امکان و وجوب (حدائق ۲ صفحہ ۸۹)

جب آپ خالق بھی نہیں مخلوق بھی نہیں تو آخر ہیں کیا؟ یہ وہ حیرت ہے جس سے بریلوی مذہب والے قیامت تک نہیں نکل سکتے اوروں کی حیرت تو در کنار خود بانی مذہب کی

www.Ahlehaq.com

کی حیرت ملاحظہ ہو ؎

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں ۔ حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائق ا صفحہ ٤٩)

(تشریح) ممکن الوجود کا بالکل ابتدائی درجہ ہو یا اعلیٰ انتہائی آپ دائرہ امکان و خلق سے بالکل اوپر ہیں کمان امکان کے دونوں کناروں کی یہاں نفی ہے آپ خود ہی ذات اول تھے اور خود ہی آخر ہیں اور آپ معراج کی رات خود اپنے آپ سے ہی ملنے گئے تھے ؎

کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو ۔ محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن ۔ اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اسکی طرف گئے تھے (حدائق ا صفحہ ١١٤)

ل قرآن کریم کی آیت ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیم (پ ٢٧ الحدید) اللہ تعالیٰ کی شان میں ہے مولانا احمد رضا خاں نے اسے حضور پر چسپاں کرتے ہوئے اس کے الفاظ بھی بڑھا دیئے ہیں آپ نے اپنا یہ عقیدہ اپنے باپ سے ہی لیا ہے مولانا محمد رضا خاں نے وسوسوں کے دفع کے لئے یہ وظیفہ تجویز کیا ہے ۔

امنت باللہ ورسولہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئی علیم (ملفوظات حصہ اول صفحہ ٥٨)

(ترجمہ) میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسول پر وہی اول ہے وہی آخر وہی باطن اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ۔

؎ ظاہر و باطن اول و آخر زیب فروع زین اصول ۔ باغ رسالت میں ہے تو ہی گل غنچہ جڑ پتی شاخ (حدائق ا صفحہ ٢٥)

خاں صاحب بریلوی نرے شاعر ہوتے تو اسے مبالغہ قرار دے کر ہم آگے نکل جاتے نرے صوفی ہوتے تو اسے شطحیات صوفیہ میں جگہ مل جاتی مگر یہاں ان دونوں تاویلوں کی گنجائش نہیں کیونکہ ان کی جماعت انہیں مجدد مانتی ہے اور مجدد بھی وہ جو اپنے دین و مذہب پر چلنے کی دوسروں کو دعوت دے (دیکھئے وصایا شریف صفحہ ٩) اتنے بڑے دعوے کے ہوتے ہوئے توحید و سنت میں یہ مذہب بہت عبرتناک ہے ۔

www.Ahlehaq.com

www.Ahlehaq.com

بریلوی مذہب میں توحید کا یہی تصور ہے وہ الوہیت کے سوا اللہ تعالے کی تمام صفات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت مانتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں۔

> اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیر قدرت ہوتا تو ضرور یہ بھی عطا فرما تا (ملفوظات حصہ دوم صہ ۴۳)

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالے نے جو حضور کی عبادت کی اجازت نہیں دی تو یہ خدا کے اختیار میں ہی نہ تھا وہ اس پر قادر نہیں کہ حضور کی عبادت کی اجازت دے یہ بات زیر قدرت ہوتی تو وہ اس کی بھی اجازت دے دیتا (معاذ اللہ)

مولانا احمد رضا خاں کے ایک مرید بریلویوں کے مشہور نعت خواں نور محمد امین آبادی اپنے مجموعہ کلام میں لکھتے ہیں ؎

> میں سو جاؤں یا مصطفےٰ کہتے کہتے — کھلے آنکھ صلے علےٰ کہتے کہتے
> حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے — خدا مل گیا مصطفےٰ کہتے کہتے
>
> (نور محمد[1] صہ ۲۱)

توحید و رسالت میں یہ وحدت بریلوی مذہب میں اس قدر حاوی ہے کہ ان کے نعت خواں برملا پڑھتے ہیں ؎

جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر — اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

مولانا احمد رضا خاں صاحب اللہ تعالے کی صفت استوا علی العرش کا معنےٰ لکھتے ہوئے اسے حضور کی شان قرار دیتے ہیں ؎

---

[1] یہ مجموعہ نعت حمید بک ڈپو نولکھا بازار لاہور نے آرٹ پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔

Www.Ahlehaq.Com

وہی لامکان کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
(حدائق ا ص ۷۸)

اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کو وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ (اللہ خالق کل شئی ر پ) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے

مگر بریلوی مذہب یہ ہے کہ ہر چیز کو وجود حضورؐ سے ملتا ہے ؎ ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب (ان لفظوں پر غور کیجئے) پھر مولانا حضورؐ کو اللہ تعالیٰ کا سایہ کہہ کر یایں تصور کہ سایہ اصل سے جدا[1] نہیں ہوتا حضورؐ کو مخلوقی نور نہیں نور قدیم مان رہے ہیں جیسے خدا نور ازلی اور ذات ابدی ہے حضورؐ کو بھی اسی طرح ذات اول مانا ہے اور ذات آخر کہا ہے اور پھر ایک ذات قرار دیا ہے کیونکہ اس کے بغیر دو قدیم تسلیم کرنے پڑتے تھے ؎ نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے ہیں دو آخر حدائق ص ۲۴

حضرت غوث پاک کو کن مکن کے اختیارات

حضورؐ کو دبے لفظوں میں خدا بنا کر پھر سارے خدائی اختیارات حضرت غوث پاک کو دلواتے ہیں ؎

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو	کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے	تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث

(حدائق ص ...)

[1] خدا کتے نہیں بنتی جدا کتے نہیں بنتی کیونکہ سایہ اصل سے جدا نہیں ہوتا۔

Www.Ahlehaq.Com

تشریح :- اللہ تعالےٰ سے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اور حضورؐ سے آپ کو کن کے سب اختیارات حاصل ہیں جیسے خدا کی شان ہے کہ کن کہہ کر جو چیز چاہیں پیدا کر دیں آپ کو بھی کن فیکون کی یہ قدرت حاصل ہے سب کن مکن آپ کے ہاتھ میں فرشتے جن کے سپرد تصرفات ہیں سب آپ کے ماتحت ہیں فاعل حقیقی جو اس کارخانۂ کائنات کو چلا رہا ہے وہ آپ ہی ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں ؎

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر

تشریح :۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ تصرف بھی فرما سکتے ہیں خدا کی طرف سے انہیں اجازت ہے آپ سب اختیارات بھی رکھتے ہیں اور اس کارخانۂ کائنات کو چلا بھی آپ ہی رہے ہیں۔ مولانا احمد رضا خان صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :۔ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے ۔ (ملفوظات حصہ اول ص۱۲۹)

مولانا احمد رضا حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی طرف نسبت کر کے لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک کہ مجھ پر سلام نہ کرے نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس طرح نیا مہینہ نیا ہفتہ نیا دن مجھ پر سلام کرتے اور مجھے ہر ہونے والی بات کی خبر دیتے ہیں (الامن والعلیٰ ص۱۱۲)

مولانا احمد رضا کے صاحبزادے مصطفےٰ رضا اپنی کتاب شرح استمداد میں لکھتے ہیں۔

اولیاء میں ایک مرتبہ اصحاب التکوین کا ہے جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً موجود ہو جاتی ہے جسے کن کہا وہیں ہو گیا (شرح استمداد ص۲۸)

www.Ahlehaq.com

مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں :

ان کا حکم جہاں میں نافذ ـــ قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
قادر کل کے نائب اکبر ـــ کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں
عالم گھومیں ایک نظر میں ـــ شادی شادی رچاتے یہ ہیں

(حدائق بخشش ص ۷۲)

اہل اسلام کے ہاں تکوین کی یہ صفت اللہ تعالیٰ کی شان ہے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں[1] تقدیروں کے فیصلے اسی کی طرف سے ہوتے ہیں اور مدبر کائنات صرف وہی ہے

---

[1] امام ربانی مجدد الف ثانیؒ لکھتے ہیں :-

تکوین یکے از صفات حقیقیہ واجب الوجود است تعالیٰ وتقدس اشاعرہ تکوین را از صفات اضافیہ می دانند و قدرت و ارادت را در ایجاد عالم کافی می انگارند اما حق آنست کہ تکوین صفت حقیقیہ علیحدہ است ماورائے قدرت و ارادت (مبدء و معاد مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ ص ۴۱ طبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۱ھ)

امام بخاریؒ نے کیا خوب لکھا ہے -

ماجاء فی تخلیق السموات والارض وغیرھا من الخلائق وھو فعل الرب تبارک وتعالیٰ وامرہ فالرب بصفاتہ وفعلہ وامرہ وھو الخالق ھو المکوّن غیر مخلوق وما کان بفعلہ وامرہ وتخلیقہ وتکوینہ فھو مفعول مخلوق مکون (صحیح بخاری جلد ۹ ص ۱۲۵) خدا کے فعل امر اور تکوین سے جس کو وجود ملا وہ مفعول ہے مخلوق ہے اس کی تکوین ہوئی ہے وہ خود صاحب تکوین نہیں مکون حقیقی صرف خدا ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے التکوین قدیم والمتعلق بہ ھو المکون وھو حادث جس کی تکوین ہوئی وہ حادث ہے مخلوق ہے لیکن تکوین کی صفت خود قدیم ہے کسی شان تکوین کا اقرار کرنا اسے قدیم اور خدا ماننا ہے۔ فالصفات الازلیۃ عندنا ثمانیہ (شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ ص ۲۵) ہم حنفیہ کے نزدیک تکوین ازلی صفت ہے جو صرف خدا تعالیٰ کی شان ہے۔

قرآن کریم نے کن فیکون خدا کی شان بتلائی ہے اور اسے خدائی قدرت کا نشان کہا ہے مگر بریلوی مذہب میں تدبیر کائنات کے سب اختیارات حضرت غوث پاک کو حاصل ہیں غور کیجئے کہ اب خدا تعالےٰ کے دستِ تصرف میں کیا باقی رہا زندہ کرنا مارنا رزق دینا تنگی دینا بیمار کرنا اور شفا دینا سب قدرتیں خدا تعالےٰ نے حضرت غوثِ پاک کو حقیقی طور پر دے رکھی ہیں حضرت غوث پاک کی طرف ان قدرتوں کی نسبت مجازی نہیں بریلیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ تمام صفات بعطاء الٰہی حضرت غوثِ پاک کو حقیقی طور پر حاصل ہیں لہ بریلوی مذہب میں ہے کہ شب برات میں تقدیروں کا فیصلہ بھی حضور ہی کرتے ہیں شرح اربعین نوویہ ص۳۷

Www.Ahlehaq.Com

لہ مولانا احمد رضا خان صاحب ایک مقام پر لکھتے ہیں :-

حقیقی بھی دو قسم ہے ذاتی کہ خود اپنی ذات سے بے عطاء غیر ہو اور عطائی کہ دوسرے نے اسے حقیقۃً متصف کر دیا ہو خواہ وہ دوسرا خود بھی اس وصف سے متصف ہو جیسے واسطہ فی الثبوت میں ـــ یا نہیں جیسے واسطہ فی الاثبات میں ـ (الامن والعلی ص۵)

واسطہ فی الثبوت کی مثال آگ اور لکڑی کی ہے لکڑی آگ میں ڈالنے سے آگ ہی بن جاتی ہے گو وہ پہلے اپنی ذات میں آگ نہ تھی بعطائے غیر وہ آگ بنی جو پہلے آگ تھی اس نے اسے بھی اس وصف سے متصف کر دیا اب اس کا آگ ہونا ایک عطائی صفت ہے لیکن ہے حقیقی کہ آگ آگ میں حقیقت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہوتا بریلوی حضرات عطاء الٰہی کی اوٹ میں اللہ تعالیٰ کی صفات حقیقی طور پر حضورؐ اور حضرت غوثِ پاک میں موجود سمجھتے ہیں ـ مولانا احمد رضا خاںؒ ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :-

احکام الٰہیہ دو قسم ہیں ـ تکوینیہ مثل احیاء اماتت و قضائے حاجات و دفع مصیبت و عطائے دولت و رزق و نعمت و فتح و شکست و غیرہا عالم کے بند و بست ـ دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بر وجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک ـ ـ ـ اور بر وجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں ـ (الامن والعلی ص۱۴۳)

مولانا احمد رضا یہاں یہ سمجھا رہے ہیں کہ کن فیکون کے تکوینی امور اور ان کے سب اختیارات اگر بعطاء الٰہی (باقی حاشیہ ص۳۶ پر دیکھیں)

بریلوی مفتی احمد یار خاں صاحب ایک مقام پر لکھتے ہیں :-

حضور علیہ السلام کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس کے لئے چاہیں اس کی زندگی ہی میں توبہ کا دروازہ بند کردیں کہ وہ توبہ کرے اور قبول نہ ہو جس کے لئے چاہیں بعد موت بھی دروازہ کھول دیں اور اس کو زندہ فرما کر مسلمان کردیں۔ (سلطنت مصطفیٰ ص ۵۸)

یہاں اس بات کی تحقیق ضروری ہے کہ بریلوی مذہب میں خدا اور اس کے رسول پاک میں تقسیم کار کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کے دست قدرت سے بھی کوئی کام سرزد ہوتا ہے یا نہیں؟ پھر خدا تعالیٰ اور حضرت غوث پاکؒ دونوں میں سے کس کا حکم کس پر چلتا ہے؟

(بقیہ حاشیہ ص ۳۴) حضورؐ اور حضرت غوث پاک میں حقیقی طور پر موجود تسلیم کئے جائیں تو یہ شرک نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بریلوی مذہب میں حضور پاکؐ اور اولیاء کرام کو حقیقی طور پر خدائی طاقتوں کا مالک تسلیم کیا جاتا پہلے یہ عقیدہ فرقہ مفوضہ کا تھا اور اکابر اہل سنت ہمیشہ ان کی تردید کرتے رہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ باطل فرقوں میں ان لوگوں کو بھی شمار کرتے ہیں جو یہ اعتقاد رکھیں کہ دنیا کو پیدا کرنے اور تدبیر کائنات کے اختیارات حضور پاکؐ اور ائمہ کرامؒ کو بعطاء الٰہی حاصل تھے حضرت شیخ فرماتے ہیں :-

المفوضة فھم القائلون ان اللہ فوض تدبیر الخلق الی الائمة وان اللہ اقدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خلق العالم و تدبیرہٖ۔ غنیة الطالبین ص ۲۲۱ شرح مواقف میں ہے

المفوضة قالوا ان اللہ فوض خلق الدنیا الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (شرح مواقف ص ۷۵۸)

حضرت امام ابو حنیفہؒ نے حضرت امام جعفر صادقؒ سے پوچھا ھل فوض اللہ الامر الی عبادہٖ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے کام اپنے بندوں کو سونپ رکھے ہیں حضرت امام جعفرؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اجل من ان یفوض الربوبیة الی العباد (ترجمہ) اللہ تعالیٰ اس سے بالا ہے کہ اپنی ربوبیت اپنے بندوں کے سپرد کرے (مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصومؒ ج ۲ ص ۸۳)

یہ سنی مذہب کا بیان تھا اس کے مقابلے میں بریلوی مذہب آپ دیکھ چکے ہیں ؎

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے ۔۔۔ کار عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر (حدائق بخشش ۱ ص ۲۶)

www.Ahlehaq.com

خدا تعالےٰ کو حضورؐ کا منشی کہنے کی گستاخی

بریلوی مذہب میں خدا تعالےٰ حضور پاکؐ کے ماتحت ہیں کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے جائیں اور اللہ تعالیٰ آپ کا منشی بن کر قلمدان لئے ساتھ ساتھ تعمیل حکم کرتا جائے۔ معاذ اللہ واستغفرہٗ مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں ؎

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا	ساتھ ہی منشئ رحمت کا قلمدان گیا

تشریح :۔ مولانا احمد رضا خان حدیث انما انا قاسم واللہ یعطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (کہ حضورؐ بانٹنے والے ہیں اور اللہ تعالےٰ دینے والے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضورؐ نعمتیں بانٹتے[لہ]

لہ محدثین اس حدیث کو باب العلم میں روایت کرتے ہیں پس اس سے مراد ان علمی فیوض و برکات کی تقسیم ہے جن کے پھیلانے اور بانٹنے کے لئے حضورؐ مبعوث ہوئے تھے علمائے اہل سنت میں سے کسی نے اس حدیث سے کن فیکون کے اختیارات اور رزق دینا اولاد دینا شفا دینا زندگی دنیا وغیرہ کی نعمتیں مراد نہیں لیں علمی فیوض و برکات جو حضورؐ نے صحابہ میں تقسیم فرمائے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی ملا جتنا اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے مقدر فرمایا اور وہی ان کا دینے والا تھا آفتاب کا نور ہر جگہ برابر پھیلتا ہے لیکن ہر جگہ اور ہر چیز اپنی فطرت اور ظرف کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حضورؐ نے اپنے علمی فیوض و برکات تو لاً و عملاً عام پھیلائے لیکن ہر ایک نے اسے اپنے فہم اور استعداد کے مطابق حاصل کیا پس دینے والا اللہ ہی ہے جو فہم و استعداد عطا فرماتا ہے اور فیض پالینے کے فیصلے کرتا ہے یہ حدیث مشکوٰۃ شریف باب العلم کے صـ۳۲ پر موجود ہے علامہ تور پشتی حنفیؒ اس کی شرح میں فرماتے ہیں :۔

انما انا قاسم کا اشارہ ما یلقی الیہم من العلم والحکمۃ کی طرف ہے اور واللہ یعطی کا اشارہ فہم ما یہتدی بہ الی خفیات العلوم فی کلمات الکتاب والسنۃ کی طرف ہے

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیں)

www.Ahlehaq.com

ہیں مگر یہ نہیں کہتے کہ دینے والا اللہ ہے بلکہ کہتے ہیں کہ اللہ تو حضورؐ کا منشی لگا ہوا ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بریلوی مذہب میں مارنا زندہ کرنا رزق دینا اولاد دینا شفا دینا وغیرہ سب خدائی قدرتیں اور کن فیکون کے سب اختیارات بعطائے الٰہی حضور پاکؐ کو بلکہ ان سے حضرت غوث پاکؒ کو بھی حاصل ہیں

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو	کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث (حدائق ۲ صفحہ ۹)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳

انما انا قاسم ای للعلم و اللہ یعطی الفھم فی العلم بمبناہ و التفکر فی معناہ و العمل بمقتضاہ (مرقات جلد ا صفحہ ۲۶۷) (ترجمہ) میں بانٹنے والا ہوں یعنی علم اور اللہ تعالیٰ اس کا فہم اس کے معنی میں تفکر اور اس کے تقاضوں پر عمل عطا فرماتے ہیں۔ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں ان الامر کلہ بید اللہ وھو المعطی لمن شاء ما شاء (تنقیح اللمعات جلد ا صفحہ ۲۵۴) ترجمہ :۔ سب اختیارات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور وہی دینے والا ہے جسے چاہے دے اور جتنا چاہے دے۔

کچھ محدثین کرامؒ نے اس سے اسلامی جنگوں کے بعد غنائم کی تقسیم مراد لی ہے اس تقسیم میں بھی حضورؐ اللہ کے حکم کے تابع ہیں یہ نہیں کہ خدا آپ کا منشی لگا ہوا ہو امام بخاری حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا :۔

ما اعطیکم ولا امنعکم انا قاسم اضع حیث امرت (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۳) ترجمہ :۔ میں نہ تمہیں دیتا ہوں نہ چھوڑتا ہوں میں تو بانٹنے والا ہوں وہیں رکھتا ہوں جہاں کا مجھے حکم ملتا ہے۔ امام مسلم نے حدیث انما انا قاسم صدقات کے سلسلے میں بھی روایت کی ہے امام نوویؒ (م ۶۷۶ ھ) اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ معناہ ان المعطی حقیقۃ ھو اللہ تعالیٰ ولست انا معطیا و انما انا خازن علی ما عندی ثم اقسم ما امرت بقسمتہ علی حسب ما امرت بہ فالامور کلھا بمشیۃ اللہ تعالیٰ و تقدیرہ و الانسان مصروف مربوب (شرح مسلم شریف صفحہ ۳۳۳ کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ :۔ اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ دینے والا حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے میں دینے والا نہیں ہوں خدا نے مجھے خازن بنایا ہے میں اسی کے حکم کے ماتحت اس کی تقسیم کرتا ہوں سب معاملے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہیں مگر مولانا احمد رضا خاں اس باب میں علم نبوت کے فیوض و برکات یا غنائم کی تقسیمات سے آگے گزر کر رزق کے فیصلے بھی حضور پاکؐ کے ہاتھوں سے کراتے ہیں

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم	رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں (حدائق ۲ صفحہ ۹)

www.Ahlehaq.com

مولانا احمد رضا کے صاحبزادے مولانا مصطفےٰ رضا حدیث انما انا قاسم کا وہ معنیٰ مراد نہیں لیتے جو علمائے اہل سنت کا عقیدہ تھا بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ ہر نعمت حضورؐ عطا فرماتے ہیں اور خدائی طاقت آپؐ کو دی گئی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں زمین و آسمان اور دونوں جہان میں حضورؐ کا تصرف جاری ہے ہر نعمت حضورؐ ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے (شرح استمداد صفحہ ۱۰۶)

ہر شخص جانتا ہے کہ قدرت والے کا نائب کام کرے گا اس کی طاقت اسے دی جائے گی (شرح استمداد صفحہ ۱۰۶)

صاحبزادہ صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ حضورؐ صرف علم و تربیت میں اللہ کے نائب نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے تمام کاموں کو آپ نائب کے طور پر سر انجام دیتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے دست تصرف میں اب کوئی کام باقی نہیں۔ معاذ اللہ و استغفر اللہ

اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جل جلالہٗ یا جل و علا کہتے ہیں حضورؐ کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں یہاں جل و علا نہیں کہتے یہ اطلاق اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے مگر بریلوی مذہب میں اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ بھی ایسا ہی لکھتے ہیں۔ (دیکھئے احکام شریعت مصنفہ مولانا احمد رضا خاں صاحب حصہ اوّل صفحہ ۱۴۶ سطر)

عقائد کا یہ پس منظر ہے جس نے مولانا احمد رضا خاں سے خود خدا تعالےٰ کی قدرت اور اس کے تصرف کے بارے میں یہ گستاخانہ بات کہلوادی کہ وہ معاذ اللہ حضور پاک کا منشی لگا ہوا ہے اور اصل تدبیر کائنات حضورؐ کے ہاتھ میں ہے۔

پھر یہ کوئی سہو قلم نہیں ہے بریلوی جماعت خدا کو منشی رحمت قرار دینے پر اتنی خوش ہے کہ سوانح حیات اعلیٰحضرت بریلوی کے مصنف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸۹ پر اعلیٰحضرت کے کمالات کا ذکر کرتے ہوئے جلی حروف میں یہ سرخی چھاپی ہے **منشی رحمت کا قلمدان** اور پھر اعلیٰحضرت کے یہ شعر نقل کئے ہیں۔

حضرت غوث پاک کا خدا پر رعب

بریلوی مذہب میں خدا صرف حضورؐ ہی کے ماتحت نہیں کہ منشی بنا ساتھ ساتھ قلمدان اٹھائے پھرتا ہے اس ذات جل و علا پر حضرت غوث پاک

www.Ahlehaq.com

کا بھی رعب چلتا ہے سوانح حیات اعلیحضرت بریلوی میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت غوث پاکؒ اپنی مسجد میں وعظ فرما رہے تھے۔

> ابھی وعظ فرما ہی رہے تھے کہ پانی برسنے لگا سننے والے کچھ پریشان ہونے لگے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے رب سے عرض کیا کہ اے رب العزت میں تو تیرا اور تیرے محبوب کا ذکر سنا رہا ہوں اور تو پانی برسا کر سننے والوں کو پریشان کر رہا ہے؟ لکھا ہے کہ آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ مسجد کے چاروں طرف شدت کی بارش ہوتی رہی مگر مسجد میں ایک قطرہ پانی کا نہیں آتا تھا۔ (سوانح حیات اعلیحضرت بریلوی ص۱۳۲)

یہ وہ باتیں ہیں جو مریدوں نے اپنے پیروں کے بارے میں تصنیف کر رکھی ہیں لیکن حقیقت کے طالب مریدوں کی عقیدتمندی سے نہیں بزرگوں کی اپنی حق پسندی سے حقیقت کا درس لیتے ہیں حق یہ ہے کہ بریلوی مذہب درست نہیں حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا عقیدہ بالکل صحیح ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا عقیدہ توحید

اللہ والوں کو خوب معلوم ہے کہ مخلوق عاجز و کالعدم ہے ان کے ہاتھ میں ہلاکت ہے نہ سلطنت ان کے قبضے میں دولتمندی ہے نہ مفلسی نقصان ہے نہ نفع ان کے نزدیک خدائے بزرگ و برتر کے سوا نہ کوئی بادشاہ ہے نہ صاحب اختیار اس کے سوا دینے لینے والا کوئی نہیں فائدہ نقصان بھی کوئی نہیں پہنچا سکتا اس کے سوا نہ کوئی زندہ کرتا ہے نہ مارتا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس ۱۷ ص۹۵)

جب بندہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو پہلے خود اس سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اگر نہیں نکل سکتا تو مخلوقات سے مدد لیتا ہے بادشاہوں سے حاکموں سے دنیاداروں سے امیروں سے اور دکھ درد میں طبیبوں سے[1] جب ان سے بھی کام نہیں نکلتا تو اپنے پروردگار کی طرف گریہ وزاری اور

---

[1] یہی اسباب ہیں جن کے ذریعے وہ مدد کا طالب ہوتا ہے ان اسباب میں حضرت شیخ نے قبروں کو شمار نہیں فرمایا یہ آپ سوچیں کہ کیوں؟

حمد و ثنا سے رجوع کرتا ہے اور ہمیشہ سوال دعا اور حاجتمندی کا اظہار کرتا رہتا ہے پھر اللہ تعالےٰ اسے دعا سے بھی تھکا دیتے ہیں اور اس کی دعا قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ کل اسباب کٹ جاتے ہیں اس وقت اس پر پوری تقدیر جاری ہوتی ہے اور وہ روح خالص بن جاتا ہے اور وہ صاحب یقین موحد بنتا ہے قطعی طور پر جان لیتا ہے کہ درحقیقت خدا کے سوا نہ کوئی کچھ کرنے والا ہے نہ حرکت اور سکون دینے والا نہ اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں اچھائی اور برائی نفع اور نقصان بخش اور محرومی کشائش اور بندش موت اور زندگی عزت اور ذلت دولتمندی اور غریبی ہے۔ (فتوح الغیب مقالہ ۲ ص۔۔۔ مصنفہ حضرت غوث پاکؒ)

زندگی اور موت خوشی اور غم سب کچھ نبیوں اور ولیوں کو بھی اسی کی طرف سے آتا ہے کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے۔ (فتوح الغیب ص۔۔۔)

جو شخص مخلوق سے خواہ اللہ کے کتنے ہی پیارے ہوں نفع اور نقصان کی امید رکھتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص بادشاہ سے نہ ڈرے اور اس بندے سے ڈرے جو خود دوسرے کے ہاتھ میں ہے۔ (فتوح الغیب مقالہ، ا ص۔۔۔)

بریلویوں کو عبدہٗ و رسولہٗ سے ناگواری

بریلویوں کے ہاں مقربان بارگاہ ایزدی کے بندہ ہونے کا اگر کبھی اقرار بھی ہوتا ہے تو محض رسمی درجے میں۔ اس میں عقیدہ ہونے کی شان نظر نہیں آتی یہی وجہ ہے کہ بریلوی نمازیں جب عبدہٗ و رسولہٗ پڑھتے ہیں تو انہیں سخت ناگواری ہوتی ہے مگر اس لئے پڑھتے چلے جاتے ہیں کوئی یہ نہ کہے کہ بریلویوں نے نماز بدل دی۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں۔

تمہارا دین[۱] یہ ہے اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ یعنی کہ پہلے ہے رسولہٗ بعد کو کر عبد کے درجے سے نہ بڑھا دینا۔ احادیث میں کس قدر تاکید کے ساتھ سجدہ کی ممانعت فرمائی

---

[۱] کیا یہ آپ کا بھی دین نہیں ؟ یا آپ کا دین وہی ہے جو آپ نے اپنی وصیت میں ذکر کیا تھا کہ میرے دین و مذہب پر جو میری کتابوں سے ظاہر ہے پر چلنا سب سے اہم فرض ہے۔

www.Ahlehaq.com

گئی کہیں فرمایا سجدہ لغیر اللہ حرام ہے کہیں فرمایا سجدہ اللہ کے لئے خاص ہے کہیں فرمایا سجدہ غیر اللہ کو نہ کرو اتنی احتیاطوں کے ساتھ سجدہ حرام کیا گیا ورنہ کیا جانے کیا ہوتا (پھر ان سے فرمایا) اللہ آپ کو شر سے بچائے اور امن و امان میں رکھے معاف فرمائیے غصے میں ایسے الفاظ نکل گئے میں سچ کہتا ہوں کہ اس سے مجھے ایسی ناگواری ہوتی ہے گویا تیر سینے سے پیٹھ کو نکل گیا۔

(ملفوظات حصہ چہارم صفحہ ۳۴)

جن لوگوں کو عبدہ ورسولہ کے الفاظ اس قدر گراں گزرتے ہوں گویا تیر سینے سے نکل گیا ان کا حضورؐ کی عبدیت کا اقرار محض رسمی ہے حقیقت میں وہ آپ میں الوہیت کے عنوان کے بغیر سب صفات خداوندی تسلیم کرتے ہیں۔

فرائض اسلام کو فروعات قرار دینا

یہ وہ نظریات ہیں جن کی وجہ سے بریلوی مذہب میں نماز روزہ اور حج وزکوۃ جیسے فرائض کو فروعات قرار دیا گیا ہے اسلام کے یہ ارکان بھی ان کے ہاں اصول نہیں فروع ہیں ان کی مساجد نمازیوں سے اکثر خالی ہوتی ہیں کسی شہر میں جاکر ان کی مسجدوں اور عام مسلمانوں کی مسجدوں کا تقابل مشاہدہ کرلیں مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں ؎

صفحہ ۹۴

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں (حدائق ۱)

تشریح :- یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسلام کے سب فرائض محض فروعات ہیں یونہی شاخیں ہیں اصول یہی ہے کہ اس حاکم وقت کی عبادت ہوتی رہے۔

اسلام میں بندگی اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی وہی ایک عبادت کے لائق ہے مگر مولانا احمد رضا خاں صاحب حکمران کو بھی بندگی کے لائق سمجھتے ہیں بریلوی کہتے ہیں کہ یہاں حاکم سے مراد انگریز نہیں وقت کا روحانی حاکم مراد ہے سوال پھر بھی وہیں رہتا ہے کیونکہ عبادت تو ہم

www.Ahlehaq.com

حضور پاک علیہ السلام کی بھی نہیں کر سکتے بندگی کے لائق صرف ایک خدا ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ کوئی اور ذات قدیم ہے اور نہ کوئی فرشتہ یا پیغمبر خدا کا عین ذات ہے حضور علیہ السلام بھی قطعاً خدا نہیں نہ ان کی بندگی جائز ہے۔

البتہ ہندوؤں کے ہاں بندگی تعظیم اور غلامی کو بھی کہتے ہیں وہ جب ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو بندگی کہہ کر سلام کرتے ہیں مولانا احمد رضا خاں کو ہم ہندو بھی نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے اس محاورے میں بندگی کا لفظ استعمال کیا ہو ہاں ایک مقام پر آپ حضرت غوث پاک سے اپنی عقیدت ظاہر کرتے ہوئے ضرور کہہ گئے تھے ؎

ستم کوری وہابی رافضی کی کہ ہندو تک ترا قائل ہے یا غوث (حدائق ۲ ص)

ہندو کلمہ اسلام نہیں پڑھتے نہ حضور پاکؐ کو رسول برحق تسلیم کرتے ہیں ایسے کسی شخص کے حضرت غوث پاک کو ماننے کا سوال پیدا نہیں ہوتا جو شخص حضورؐ کی رسالت پر ایمان نہ رکھتا ہو اس کا حضرت غوث پاک کو ماننا بالکل بے معنی ہے نہ اس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ حضرت غوث پاک کا قائل ہے اب آپ سمجھ لیں کہ یہاں کونسا ہندو مراد ہے۔

ہندو اپنے خداؤں کا جنم مانتے ہیں اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے ہے پیدا نہیں ہوا لم یلد ولم یولد اس کی شان ہے رسول پاک علیہ السلام بیشک مخلوق تھے اور پیدا ہوئے تھے خدا اور رسول دونوں کے جنم کا اعتقاد اسلام نہیں ہندو ازم ہے مولانا احمد رضا خاں صاحب معراج کی رات حضور علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کا ملنا اس طرح بیان کرتے ہیں۔

تھے انھیں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے تشریح: معراج کی رات رب العزت کے حضور سامنے ہونے میں بیشمار پردے تھے اور ہر ایک پردہ بیشمار جلووں پر مشتمل تھا وصال اور فراق کی ایک عجیب گھڑی تھی جب جنم کے بچھڑے ہوئے گلے مل رہے تھے۔ (حدائق ا ص۱۱۲)

Www.Ahlehaq.com

خدا کے بارے میں جسم کا عقیدہ ہرگز اسلام نہیں نہ یہ عقیدہ درست ہے کہ وہ کسی کے گلے ملتا ہے یہ فرقہ مجسمہ کا اعتقاد تھا جسے اب بریلویوں نے اپنا لیا ہے قرآن کریم نے کہا ہے نہ خدا نے جنا نہ وہ جنا گیا کیا یہ غلط ہے؟ ہرگز نہیں مگر کیا کریں بریلویوں کا عقیدہ ہے۔

بریلوی عقیدہ کہ خبر خداوندی میں جھوٹ ہونے کا امکان ہے

یہ خلاف واقع کے تحت القدرت ہونے کی بحث نہیں مولانا احمد رضا خاں اس سے بہت آگے نکل کر فرماتے ہیں :-

اللہ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی یا نہ ہوگی اب اس کا خلاف ممکن ہے یا محال۔ ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے (ملفوظات حصہ چہارم ص۱۸)

رہا قدرت کا بیان — خدا نے خبر دی کہ وہ کافروں کو نہ بخشے گا بیشک وہ نہ بخشے گا لیکن بخشنے کی اسے طاقت ہے یا نہیں؟ آپ مولانا احمد رضا خاں کا یہ عقیدہ بھی پیش نظر رکھیں۔

الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیر قدرت ربانی نہیں باقی تمام کمالات تحت قدرت الٰہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین ہر جواد سے بڑھ کر جواد ہر سخی سے زیادہ سخی) (ملفوظات حصہ دوم ص۴۲)

یہ عقیدہ کہ خدا اس کے بخشنے پر قادر ہے گو وہ نہ بخشے گا خبر خداوندی کے خلاف نہیں کیونکہ یہ عدم وقوع کی خبر تھی عدم قدرت کی نہیں۔ مگر بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خبر خداوندی کے الٹ ہونے میں نفس ذات میں امکان ہے — اب آئیے مقام رسالت اور حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی ذات گرامی کے بارے میں بھی سنی عقائد اور بریلوی مذہب کا تقابل مطالعہ کریں۔

Www.Ahlehaq.Com

رسالت اور امام الانبیاء کے بارے میں

مذہب اسلام

حضورؐ کے کمالات کی مثال نہیں ہو سکتی

کوئی بڑے سے بڑا انسان اور مقرب فرشتہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کمال کی مثال نہیں بن سکتا آنحضرتؐ کی کسی شان اور صفت کو شیطان کی کسی صفت پر قیاس کر کے ثابت کرنا بہت بڑی گستاخی اور سخت بے ادبی ہے ابلیس کا پہلا قصور یہ تھا کہ اس نے آدم علیہ السلام کا اپنے ساتھ مقابلہ کیا۔ حضورؐ کی شان میں قرآن کریم کے اپنے مستقل دلائل موجود ہیں آپؐ کی شان بیان کرنے کے لئے شیطان کی مثال لانا اعتقاد فاسد اور قیاس کاسد نہیں تو اور کیا ہے چہ جائیکہ شیطان کی کسی صفت کو حضورؐ کا نام لے کر آپ سے وسیع تر بتلایا جائے۔

بریلوی مذہب

شیطان کی وسعت ارضی حضورؐ سے زیادہ ہے (معاذ اللہ)

مولانا احمد رضا خاں کے پیشرو بریلوی عقیدے کے مولوی عبد السمیع رامپوری انوار ساطعہ میں لکھتے ہیں۔

> اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی اور غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعوے کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے (معاذ اللہ) انوار ساطعہ ص۵۷

مولانا احمد رضا خاں نے بھی شیطان کے علم کے وسیع ہونے سے انکار نہیں کیا صرف وسیع تر ہونے سے انکار کیا ہے معلوم نہیں حضورؐ کی کسی شان کے بیان کرتے میں بریلوی مذہب والوں کو شیطان کی یاد کیوں آجاتی ہے اعلیٰحضرت بریلوی لکھتے ہیں۔

www.Ahlehaq.Com

ابلیس کا علم علمِ اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں (خالص الاعتقاد ص۵)

اس کا معنی اس کے سوا کیا ہے کہ وسیع تو ہے مگر وسیع تر نہیں (معاذ اللہ) اور پھر آپ کے مقابلے میں شیطان کے علم کو لانا یہ کونسی تعظیم و تکریم ہے۔

حضورؐ اپنے روضہ مبارک میں

مذہب اسلام:- حضورؐ اپنے روضہ مبارکہ میں زندہ ہیں اور عالم برزخ کے مناسب وہاں نماز بھی پڑھتے ہیں تلذذاً ذکر الٰہی اور عبادات میں مشغول ہیں۔

بریلوی مذہب:- انبیاء کی قبور مطہرہ میں شب باشی (معاذ اللہ)

انبیاء علیہم السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (معاذ اللہ) (ملفوظات مولانا احمد رضا خاں حصہ سوم ص۲۸)

مولانا احمد رضا خاں اپنے اس عقیدے کی حمایت میں محمد بن عبد الباقی کو بھی شامل کرتے ہیں ہم ہر اس شخص سے بیزار ہیں جو ایسی لغویات کہے پھر اس کی بھی تحقیق چاہیے کہ محمد بن عبد الباقی نے یہ لغویات کہاں کہی ہے ہوسکتا ہے اس بیچارے پر جھوٹ ہی باندھا گیا ہو بہر حال جس نے بھی یہ بات کہی بڑی لغویات کہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا دعوےٰ

مذہب اسلام:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کے امام بلکہ امام الانبیاء ہیں

اسراء (معراج) کی رات سب انبیاء کرام نے مسجد اقصیٰ میں آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی حضورؐ کے اپنے امر کے بغیر آپ کی امامت کا کوئی تصور نہیں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ آپؐ کے امر سے امام بنے تھے۔

Www.Ahlehaq.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھی آپ نے ہی امامت کی اجازت دی تھی اور دوسرے صحابہ کرام نے بھی آپ کی امامت کا نہ کبھی دعویٰ کیا نہ اس کے لئے کبھی کوشش کی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

۱:- حضور میرے مقتدی تھے اور میں ان کا امام — احمد رضا

۲:- برکات احمد کی خوشبو بلا مبالغہ حضورؐ جیسی تھی — (معاذ اللہ)

مولانا احمد رضا خاں بریلوی ارشاد فرماتے ہیں :-

جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ کہاں تشریف لے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے۔ الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔

(ملفوظات حصہ دوم ص۲۳)

حضورؐ کو اچھے میاں کہنے کی گستاخی

مولانا احمد رضا خاں کے ہاں میاں کا لفظ کوئی اچھا لفظ نہیں وہ اسے پسند نہیں کرتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ اچھے میاں کا لفظ برملا استعمال کرتے ہیں۔

نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ برے کامو
میرے آقا حضرت اچھے میاں ہو

دیکھو میرے پلہ میں وہ اچھے میاں آیا (حدائق حصہ اول ص۱۸)
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے (حدائق حصہ اول ص۹۱)

اعلیٰحضرت نے فرمایا:-

Www.Ahlehaq.Com

میاں کے ایک معنی مولیٰ کے ہیں دوسرے معنی شوہر کے اور تیسرے معنی زانیہ کا دلال ہیں۔ (سوانح اعلحضرت صہ ۱۰۴ ملفوظات ا صہ ۱۲۵)

اسی بنا پر اعلحضرت نے کہا تھا کہ جب لفظ دو خبیث معنوں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا اور شرع میں وارد نہیں تو ذات باری کے لئے میاں کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے۔

مگر افسوس کہ یہی لفظ جس کے دو معنی خبیث تھے مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے حضورؐ سید الانبیاء کے لئے استعمال کر دیا جو ذہن خود اس لفظ کو نامناسب سمجھے اور پھر اسے حضور پاک علیہ السلام پر بولے یہ گستاخی نہیں تو اور کیا ہے؟ کوئی ایسا شخص جو اس لفظ میں کوئی بوجھ محسوس نہ کرتا ہو اسے استعمال کرے تو اسے نظر انداز کیا جا سکتا لیکن خانصاحب خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے نام نہاد ادب رسالت کا بھرم گنوا بیٹھے اور حضورؐ کی شان میں یہ گستاخی کر دی ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

حضورؐ کو بابا کہنے کی گستاخی

بڑھاپے کی حالت میں انسان بابا بن جاتا ہے معاشرے میں بابا جی کا کیا حال ہوتا ہے قرآن کریم نے اس کا عجیب نقشہ کھینچا ہے۔

اور جس کو ہم بوڑھا کر دیتے ہیں اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں کیا پھر وہ سمجھتے نہیں (پ ۲۳ یٰسین ع ۵)

اور تم میں سے ہیں جو نکمی عمر میں لے جائے جاتے ہیں سمجھنے کے بعد پھر نہ سمجھنے کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔ (پ ۱۷ الحج ع ۱)

یاد رکھئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ برس کی عمر میں انتقال فرمایا آپ پر کبرسنی کی یہ حالت نہیں آئی کہ آپؐ بابا بنے ہوں آخر عمر تک آپؐ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں سترہ سے زیادہ سفید بال نہیں دیکھے گئے آپؐ اس سے بھی زیادہ یہاں تشریف فرما رہتے تو آپؐ پر ایسی حالت نہ

Www.Ahlehaq.Com

آتی کہ آپؐ کو بابا کے طور پر ذکر کیا جاتا مگر مولانا احمد رضا خاں بریلوی ایک مقام پر حضرت غوث پاک کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے	کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا (حدائق بخشش حصہ اول ص۴)
تیرے بابا کا پھر تیرا کرم ہے	یہ منہ ورنہ کس قابل ہے یا غوث (حدائق حصہ دوم ص۱۳)

(پھر احمد نوری کو مخاطب کر کے کہتے ہیں :-)

سید الانبیاء رسول اللہ	تیرا بابا ہے احمد نوری (حدائق دوم ص)

حضورؐ کو حضرت غوث پاک کی نصیحت سنانے کے لئے لانا

اسلامی عقائد میں بڑے سے بڑا ولی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا اور بڑے سے بڑا صحابی کسی نبی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا اور سب پیغمبر مل کر بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری نہیں کر سکتے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی کسی صحابی کے ہاں بھی کوئی نصیحت سننے کے لئے نہیں گئے آپ سب انبیاء و اولیاء کے سرتاج تھے اور سب ولی اور صحابی آپ کے در و ازے کے غلام ۔ مگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کا عقیدہ تھا کہ حضرت غوث پاک کا مرتبہ اتنا اونچا اور بلند ہے کہ خود حضورؐ بھی آپ کے پند و نصائح کی مجلس میں حاضری دیتے تھے (معاذ اللہ) بریلوی مذہب کے بانی لکھتے ہیں ؎

؎ ولی کیا مرسل آئیں خود حضورؐ آئیں	وہ تری وعظ کی مجلس ہے یا غوث (حدائق حصہ دوم ص)

تشریح :- ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی بلکہ خود حضورؐ بھی اے غوث پاک آپ کی نصیحت کی مجلس میں حاضری دیتے ہیں -

Www.Ahlehaq.Com

؎ خوباں چو گل بوعظ عبدالقادر   اعیانِ رسل بوعظ عبدالقادر (حدائق حصہ دوم صلا)
ترجمہ:۔ پھول جیسے محبوب اور سب سے بڑے رسول حضرت شیخ عبدالقادر کی مجلس وعظ میں حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو پیغمبر پر فضیلت دینا:۔

؎ روئے یوسف سے فزوں زحسن روئے شاہ ہے   پشت آئینہ نہ ہوا نباز روئے آئینہ (حدائق حصہ سوم ص۶۴)

تشریح:۔ حضرت شاہ عبدالقادر حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسین ہیں آئینہ کی پشت آئینہ کے چہرے کی کیسے ہمسری کرسکتی ہے۔

حضرت یحییٰ منیریؒ کو پیغمبر پر فضیلت دینا

حضرت یحییٰ منیریؒ کا ایک سچا مرید دریا میں ڈوبنے لگا امداد کیلئے اپنے پیر کو یاد کیا اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہنے لگے کہ لاؤ ہاتھ میں نکال لوں۔ مرید نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں خضر علیہ السلام ہوں اس مرید نے کہا ڈوب جانا بہتر ہے مگر جو ہاتھ یحییٰ منیری کے ہاتھ میں جا چکا ہے کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں جائے گا۔ ابھی مرید کا یہ جملہ پورا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور یحییٰ منیریؒ موجود تھے فرمانے لگے شاباش ایک مرید کو اپنے پیر کا اتنا ہی پکا معتقد ہونا چاہیئے اور ہاتھ پکڑ کر دریا کے پار کر دیا۔ (سوانح اعلحضرت بریلوی ص۱۳۳)

Www.Ahlehaq.Com

عرض :۔ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں؟

ارشاد :۔ جمہور کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں زندہ ہیں خدمتِ بحر انہیں سے متعلق ہے۔ (ملفوظات حصہ سوم صنک)

انبیاء کرام تک ہی محدود نہیں اعلیٰحضرت نے بعض ایسی صورتیں بھی تجویز کی ہیں کہ اولیاء اللہ خود اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھ کر ثابت ہوں۔

حضرت جنید بغدادیؒ کو اللہ تعالیٰ پر فضیلت دینا

ایک دفعہ حضرت جنید بغدادیؒ دریائے دجلہ کو زمین کی طرح پار کر رہے تھے اور اللہ اللہ کہہ رہے تھے آپ کو دیکھ کر ایک اور شخص نے اسی طرح دریا پار کرنے کی استدعا کی اس پر مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں۔

Www.Ahlehaq.Com

فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ۔ اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا کے پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا۔ ملفوظات حصہ اول ص۱۱۷

یہ ایک ضمنی بات تھی موضوع یہ چل رہا تھا کہ بریلوی مذہب میں انبیاء کا کیا مقام ہے اور حضور کے بارے میں انکے نظریات کیا ہیں اب آئیے حضورؐ کی ختم نبوت پر بریلوی عقیدہ معلوم کیجئے۔

www.Ahlehaq.com

حضورؐ کی ختم نبوت کا انکار

اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا حضرت مسیح علیہ السلام بیشک نزول فرمائیں گے مگر وہ حضورؐ سے پہلے کے نبی ہیں حضورؐ کے بعد پیدا نہ ہوں گے حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی نئی شریعت والا ہو یا تابع شریعت محمدی۔ ہرگز نہ آئے گا نبوۃ کا دروازہ ہمیشہ تک کے لئے بند ہے کبھی کسی کو نبوت نہ ملے گی مگر مولانا احمد رضا خان کہتے ہیں کہ حضورؐ کے بعد نبوت صرف ۵۶۱ ھ تک بند ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی وفات کے بعد رسالت کا پھر آغاز ہوگا اور جو رسول آئے گا وہ پہلے مقامات ولایت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا تابع ہوگا یعنی قادری ہوگا۔

مولانا احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں۔

> انجام وے آغاز رسالت باشد　　　اینک گوہم تابع عبد القادر
>
> (حدائق بخشش حصہ دوم ص۲)

اس تفصیل کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعتبار سے رسالت کا دروازہ بند کیا اور ایک اعتبار سے کھولا کہ ۵۶۱ ھ کے بعد اس امت میں قادری سلسلے سے کسی شخص کو نبوت ملے گی اس لحاظ سے حضورؐ نبوت کا دروازہ کھولنے والے بھی تھے۔ مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں۔

> فتح باب نبوت پہ بے حد درود　　　ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
>
> (حدائق بخشش حصہ دوم ص۲)

پہلے شعر کے پیش نظر یہاں یہ تاویل بھی نہیں چل سکتی کہ فتح باب نبوت سے آدمؑ سے پہلے کی نبوت مراد ہے اب دیکھئے قادری سلسلے میں وہ کون حضرت تھے جو اپنے بعد کے لئے اعلحضرت بنیں ہم نہیں کہہ سکتے کہ نبوت کے نئے امیدوار کون تھے؟ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ

www.Ahlehaq.com

مولانا احمد رضا خان نے جو دروازہ اپنے لئے کھولا اس میں دفعۃً مرزا غلام احمد داخل ہو گئے اعلحضرت کے لئے اب کوئی گنجائش نہ رہی اور آپ کے پیرو مجبور ہو گئے کہ آپ کو صرف مجدد ہی قرار دیں لاہوری مرزائیوں نے بھی پھر یہی مناسب سمجھا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی صرف مجدد کے درجہ تک رکھیں۔

یہی وجہ ہے کہ اعلحضرت مرزا غلام احمد کے پیروؤں کی جو اپنے آپکو احمدی لکھتے تھے بہت رعایت فرماتے تھے اور ان کی مسجدوں کو مسجد تسلیم کرتے تھے ایک مقام پر لکھتے ہیں ـــ

زاہد مسجد احمدی پر درود دولت جیشِ عسرہ پر لاکھوں سلام

(حدائق ص ۳۶/۲۲)

تشریح :- احمدیوں کی مسجد کے جو زاہد ہیں ان پر بھی درود ہو اور لشکرِ عسرہ کے جو سردار تھے ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

آخر الانبیاء کا ایک اور معنیٰ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین اور آخر الانبیاء بایں معنی کہا جاتا ہے کہ آپؐ کے بعد کسی نبی کی ولادت اور پیدائش نہیں مگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کا عقیدہ تھا کہ آخر النبیین کے معنی اوّل النبیین کے ہیں یعنی درجے میں سب سے اول اور آخر کا لفظ اولیت مرتبی کے معنی میں ہے پس ان کے نزدیک لفظ خاتم یا آخر خاتمیت مرتبی کا بیان ہے آخر کا معنیٰ اول ہو یہ کسی لغت میں نہیں ہاں اس سے مراد درجے کی انتہائی جائے تو اس کے معنی اول ہو سکتے ہیں۔

پس خاتم یا آخر اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو مولانا احمد رضا خاں بیان کرتے ہیں تو آپ کا خاتم النبیین ہونا انبیاء سابقین کی طرف نسبت نہ ہوگا بلکہ کہا جائے گا کہ آپ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے بھی خاتم النبیین تھے اور اس کے باوجود سب انبیاء اپنے اپنے وقتوں میں تشریف لاتے رہے اور ان کا حضورؐ کی خاتمیت کے بعد تشریف لانا حضورؐ کی شانِ خاتمیت کے خلاف ہرگز نہ تھا کیونکہ یہ خاتمیت مرتبی تھی (خاتمیت زمانی آپ کو اس وقت حاصل ہوئی جب آپؐ بالفعل اس

www.Ahlehaq.com

عالم عنصری میں تشریف لائے) مولانا احمد رضا خان اس باریک نکتہ کو یوں بیان کرتے ہیں۔

> نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول آخر
>
> کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے
>
> (حدائق حصہ اول ص۱۱)

تشریح:۔ حضور علیہ السلام نے معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں تمام پیغمبروں کی امامت فرمائی تھی جو آپؐ کے سب رسولوں سے افضل ہونے کا کھلا نشان تھا اس نماز اقصیٰ میں ایک راز پنہاں تھا کہ آخر النبیین کے معنی اول النبیین ہو کر سامنے آجائیں۔

مولانا احمد رضا خاں نے اس معنی کو ایک راز کہا ہے راز وہ ہوتا ہے جو اکثر لوگوں کو معلوم نہ ہو اس تعبیر میں مولانا احمد رضا حضورؐ کے آخر الانبیاء ہونے کے اس معنی کو کہ آپ سب سے آخر میں تشریف لائے عوام کا خیال بتاتا چلتے ہیں اور خود اس باریک نکتے کا اظہار کر رہے ہیں کہ بناء خاتمیت کسی اور بات پر تھی اور وہ راز معراج کی رات عیاں ہو گیا تھا۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ معراج کی رات واقعی آپ امام الانبیاء تھے سب سے آگے گئے تھے لیکن یہ تعبیر کہ آخر الانبیاء اول الانبیاء اور افضل المرسلین کے معنی میں ہے اس راز کا افشاء مولانا احمد رضا خاں نے کیا ہے اور آخر الانبیاء کے ایک نئے معنے بتلائے ہیں جو اس سے پہلے رائج نہ تھے۔

مذہبی خودکشی کا ایک اور المیہ حزب الاحناف لاہور پاکستان میں بریلوی مذہب کا مرکزی ادارہ ہے ماہنامہ "رضوان" نے اس بات کا تجزیہ کئے بغیر کہ جب تک معروف و مسلّم معنی کا انکار نہ ہو کسی لفظ میں کوئی نیا نکتہ پیدا کرنا کفر نہیں کس بے دریغ انداز میں کفر کا یہ گولہ پھینکا ہے۔

> جو شخص اس ضروری دینی معنی کے خلاف کوئی اور معنی اس لفظ کے بتائے وہ ہرگز مسلمان نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کے حکم سے کافر مرتد بے دین ہے (چراغ ہدایت صفحہ)

www.Ahlehaq.com

آخر النبیین کے معنی اول النبیین قرار دینے کی صورت میں مراد خاتمیت یہ ہوگی کہ کوئی پیغمبر مرتبہ میں آپؐ کے برابر نہیں اس شان خاتمیت کے بعد سب نبی پیدا ہوئے اور آپ کی خاتمیت کی مہر نہیں ٹوٹی سو اس خاتمیت مرتبی کے بعد کسی نبی کا آنا آپ کی اس خاتمیت کے خلاف ہرگز نہیں آپؐ کے بعد بھی اگر کوئی نبی مقدر ہوتا تو اس کے آنے سے بھی آپ کی یہ خاتمیت بدستور قائم رہتی ہاں اس نئے نبی کی آمد حضور کی خاتمیت زمانی کے ضرور خلاف ہے اور اس وجہ سے حضورؐ کے بعد کسی نبی کی پیدائش نہیں کیونکہ زمانی اعتبار سے بھی نبوت حضور پر ختم ہو چکی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں کے ہاں حضورؐ کے آخری نبی ہونے میں بالذات کچھ فضیلت نہ تھی وہ اس خاتمیت زمانی کو حضورؐ کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں سمجھتے تھے وہ حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ معراج کی رات اللہ تعالے نے حضورؐ سے پوچھا۔

> اغمر علیک ان جعلتک آخر الانبیاء کیا تمہیں اس بات کا غم ہوا کہ میں نے تمہیں سب سے پچھلا نبی کیا؟ عرض کی نہیں اے رب میرے۔ ارشاد فرمایا میں نے انہیں اس لئے سب سے پچھلی امت بنایا کہ سب امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں (ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۶۷)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں کے ہاں حضورؐ کے سب سے آخری نبی ہونے میں صرف امت کا اعزاز تھا آپ کی اس میں بالذات فضیلت نہ تھی (معاذ اللہ)

مولانا احمد رضا خاں کی بیان کردہ خاتمیت مرتبی سے انکار نہیں بشرطیکہ خاتمیت زمانی کا بھی انہیں پورا اقرار ہوتا لیکن کیا کریں وہ ختم نبوت زمانی میں بالذات فضیلت نہیں سمجھتا اس کا علی الاطلاق اقرار نہیں کرتے ختم نبوت زمانی کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تک کے زمانے تک تو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کے بعد پھر سے آغاز رسالت کا عقیدہ رکھتے ہیں ۵

Www.Ahlehaq.Com

انجام دے آغاز رسالت باشد — اینک گوہم تابع عبدالقادر (حدائق ۲ ص۳۵)

(ترجمہ) حضرت شیخ عبدالقادر کے بعد پھر سے رسالت کا آغاز ہوگا اور وہ رسول بھی حضرت شیخ عبدالقادر کا تابع ہوگا (معاذ اللہ)

یہاں آغاز سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا مراد نہیں لیا جا سکتا کیونکہ ان کی رسالت کا آغاز تو حضورؐ کی بعثت سے بھی بہت پہلے کا ہو چکا ہے ان کی یہ آمد ثانی ان کی اسی زندگی کا تسلسل ہوگا بس خانصاحب کی مراد نئے نبی کا پیدا ہونا ہے جس کی پیدائش سے گو حضورؐ کی خاتمیت مرتبی میں فرق نہ آئے گا لیکن اس سے آپ کی خاتمیت زمانی کا عقیدہ بری طرح مجروح ہوگا حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاتمیت زمانی کا اقرار ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے مگر مولانا احمد رضا خاں ایک بحث میں لکھتے ہیں کہ حضورؐ کی صحبت سے سب لوگ نبی ہو سکتے تھے،۔

Www.Ahlehaq.Com

قریب تھا کہ یہ امت ساری کی ساری نبی ہو جائے۔

جمال ہمنشیں درمن اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم (ملفوظات افریقہ ص۳۲)

ختم نبوت کے یہ معنی کہ صرف تشریعی نبوت ختم ہے کہ اب کوئی نئی کتاب نہ اترے اور کوئی نئی شریعت نہ آئے یہ مرزائی عقیدہ تھا اہل اسلام اسے نزولِ کتاب سے خاص نہیں کرتے بلکہ ہر اعتبار سے نبوت آپ پر ختم سمجھتے ہیں مگر مولانا احمد رضا وہی مرزائیوں والا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم — والخاتم حقکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیلِ تمام — آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم
(حدائق ۱ ص۱۱۶)

www.Ahlehaq.com

مرزا غلام احمد کے نزدیک حضورؐ کے بعد تابع شریعت محمدیہ نبی پیدا ہو سکتا ہے اور رسالت کا آغاز پھر سے ہوا ہے مولانا احمد رضا خان کے نزدیک بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی وفات کے بعد رسالت کا آغاز نئے سرے سے ہوگا اور تابع ہونے کی شرط بھی اس میں ملحوظ ہوگی ؎

انجام وے آغاز رسالت باشد　　　اینک گوہم تابع عبدالقادر

افسوس کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے جو دروازہ اپنے لئے کھولا اور ساری عمر اپنے آپ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا تابع کہتے رہے اس میں مرزا غلام احمد نے پیش قدمی کر دی وہ داخل ہو گیا اور اعلیٰحضرت دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

حضرت عیسےٰؑ اپنی پہلی حیات سے زندہ ہیں ان کی زندگی دوسری نہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں

مذہب اسلام:- مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور وہ ابھی تک اپنی اسی حیات سے زندہ ہیں ان پر ایک آن کے لئے بھی موت طاری نہیں ہوئی قیامت کے قریب ان کا نزول ہوگا اور اس کے کچھ عرصہ بعد ان پر وفات آئے گی مرزائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کرتے ہیں اور عیسائی حضرت عیسیٰؑ پر چند لمحوں کے لئے موت تسلیم کر کے ان کی پھر دوسری حیات کا اعتقاد رکھتے ہیں اور دوسری حیات سے پھر ان کی یہاں آمد ثانی کے قائل ہیں۔

بریلوی مذہب:- مولانا احمد رضا خاں صاحب وفات مسیح کا امکان تسلیم کر کے مرزائیت کے لئے یوں گنجائش پیدا کرتے ہیں اور عیسائیت کی حمایت کی راہ یوں کھولتے ہیں۔

Www.Ahlehaq.Com

اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے صرف آنی ہے ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ ضروریات مذہب اہل سنت سے ہے اس کا منکر نہ ہوگا مگر بد مذہب گمراہ تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہی ہیں۔ (ملفوظات حصہ چہارم ص۵۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس قسم کی حیات اہل اسلام میں سے کسی کا عقیدہ نہیں مولانا احمد رضا خان صاحب نے مرزائیت کی حمایت میں یہ تقریب پیدا کر دی ہے کہ اس طرح کے اعتقاد سے بھی حیات مسیح کا عقیدہ رکھا جا سکتا ہے۔ (معاذ اللہ)

اصحابِ رسولؐ کی برابری کا دعوےٰ

صحابہ کرامؓ کے بارے میں

مذہب اسلام:- اسلامی تعلیمات کی رُو سے کوئی بڑے سے بڑا اصل چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا جن کی آنکھیں مشاہدۂ حضورؐ کی زیارت سے منور ہوئیں ان کی برابری کون کر سکے نہ صحابہ کی صفات کسی شخص میں پورے طور پر جلوہ گر ہو سکتی ہیں چہ جائیکہ کوئی ان سے بھی اکمل و اتم ہو سکے۔

بریلوی مذہب:-

اعلیٰ حضرت قبلہ (بریلوی) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد و تقوےٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم ہیں۔ (وصایا شریف ص۲۳ طبع جدید مرتبہ مولانا حسنین رضا خان بریلوی)

Www.Ahlehaq.Com

اصحاب رسول کی شان میں گستاخی

مولانا حسنین رضا خاں بریلوی مولانا احمد رضا خاں کے بارے میں لکھتے ہیں

زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اعلحضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اتباعِ سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا تھا۔[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی

جناب احمد رضا خان صاحب نے حضرت ام المومنین کی شان میں قصیدہ لکھا ہے۔

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کی بہار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینۂ و بر

(حدائق بخشش حصہ سوم ص۳۷)

[1] نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور کے مالک نے اس گستاخانہ عبارت کو بدل کر وصایا شریف کے جدید ایڈیشن میں یہ لفظ لکھ دیئے ہیں۔ اور نیا دہ ہو گیا صاحب طبع نے یہ تبدیل شدہ عبارت ذرا باریک لکھوائی ہے تاکہ عبارت کی تبدیلی نمایاں رہے کاتب نے بجائے اصل عبارت کم ہو گیا لکھ دی ہو گی مگر اس ترمیم سے مولانا حسنین رضا خاں کے اپنے گستاخانہ عقیدے کی تردید نہیں ہوتی۔ ہم نے یہ حوالہ طبع قدیم سے پیش کیا ہے نوری کتب خانہ کے مالک بریلویوں کی کتابوں میں ترمیم خوب کرتے رہتے ہیں مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی کتاب العقائد میں پیغمبروں کے بیان میں ان کی بشریت کا لفظ موجود تھا مصنف کی وفات کے بعد صاحب طبع نے اس عبارت کو بھی گستاخانہ سمجھتے ہوئے لفظ نور سے بدل دیا قارئین کتاب مذکور کے پرانے ایڈیشن دیکھ لیں۔

www.Ahlehaq.com

بریلویوں نے ان توہین آمیز اشعار کے بارے میں اپنا توبہ نامہ شائع کیا ہے جوان کے فتاویٰ مظہری میں درج ہے بریلوی لوگ اس میں بڑے اضطراب اور تذبذب کا شکار ہیں مندرجہ ذیل متضاد بیانات ان کی اس پریشانی کے غماز ہیں۔

۱۔ مولانا مصطفےٰ رضا خاں کہتے ہیں کہ یہ اشعار اعلحضرت کے نہیں (فتاویٰ مظہری ص ۳۸۹ سطر ۲۵)

۲۔ مرتب مجموعہ حدائق بخشش کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ اشعار اعلحضرت کی بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کئے۔ (ماہنامہ سنی لکھنؤ ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ مظہری ص ۳۹۳ سطر ۱۲)

اور تاویل یہ کی ہے کہ یہ شعر ام المومنین کے لئے نہیں ام زرع کے بارے میں کہے گئے تھے۔

۳۔ مولوی مظہر اللہ کہتے ہیں کہ فقیر کو اس میں بھی تامل ہے کہ فاضل بریلوی نے یہ اشعار کہے ہوں کہ ان کی شان کے خلاف معلوم ہوتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ فاضل موصوف کی چنچل طبیعت سے ان عورتوں کے حق میں یہ کلام صادر ہوا ہو۔

۴۔ بریڈ فورڈ کے بریلوی مولویوں کی تحقیق یہ ہے کہ کاتب دیوبندی تھا جس نے یہ اشعار ام المومنین کے نام درج کردیئے۔

۵۔ مفتی مظہر اللہ کہتے ہیں میرے نزدیک زید بھی اس ناپاک الزام سے بری ہے اور کاتب بھی۔ (فتاویٰ مظہری ص ۴۰۳ سطر ۲۱)

ان الجھے ہوئے بیانات کے بعد کون ہے جو اس توبہ نامہ کو قبول کرے توبہ کا یہ قصہ بریلوی مذہب والوں نے اپنے گستاخانہ عقائد پر پردہ ڈالنے کے لئے بہت بعد تصنیف کیا ہے ستر سال ہورہے ہیں جب ۱۳۲۵ھ میں حدائق بخشش مرتب ہوئی تھی اس کے پورے پندرہ سال بعد ۱۳۴۰ھ میں مولانا احمد رضا خان کا انتقال ہوا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس مصنف کے نام سے یہ مجموعہ کلام شائع ہوتے والا تھا پندرہ سال میں بھی اسے کبھی دیکھنے کا موقعہ نہ ملا ہو پھر کتاب

www.Ahlehaq.com

کی طباعت ۱۳۲۴ھ میں ہوئی تو کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ ۳۲ سال تک اسے مولانا احمد رضا کے صاحبزادوں تک نے بھی نہ دیکھا نہ ان کے بریلوی عقیدتمندوں نے کبھی ان گستاخانہ اشعار پر نظر کی حتیٰ کہ اس کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوگیا اور ام المومنین کی شان میں یہ گستاخی اور دریدہ دہنی اسی طرح رہی پھر جب سنی مسلمان اس (مجموعہ کے مرتب) بریلوی مذہب والے کو مسجد کی امامت سے علیحدہ کرنے لگے (فتاویٰ مظہری ص ۳۹ سطر ۱) تو اس نے ۱۹۵۵ء میں اپنا توبہ نامہ شائع کر دیا اور کتاب کی اشاعت پھر بھی ہوتی رہی پھر بریلویوں نے مجبور ہو کر حدائق بخشش کے پہلے دو حصوں کو ہی مکمل حدائق بخشش کہنا شروع کر دیا اگر اس توبہ کی کچھ بھی حقیقت ہوتی تو دو حصوں کو مکمل قرار دینے والے بریلوی اس تیسرے حصے سے اس طرح لاتعلقی کیوں برتتے اگر یہ واقعی توبہ ہوتی تو بریلوی مفتی یہ کیوں لکھتے ۔ ۔

> اس معمولی غلطی کو جو شرعاً قابل گرفت نہیں ان کی ذات کریمہ معاف نہ فرمائے گی؟ اور فرض کیجئے وہ معاف نہ فرمائیں گی تب بھی مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ؟ کہ یہ معاملہ ایک خطاکار بچہ کا اور اس کی مشفقہ ماں کا ہے جس پر کروڑوں ماؤں کے اشفاق بے پایاں نثار۔ پھر یہ معاملہ قیامت کا ہے دنیوی احکام تو صرف توبہ پر ختم ہوجاتے ہیں (فتاویٰ مظہری ص ۳۸۸)

مفتی صاحب! یہ معاملہ صرف یہ گستاخ بچے کی ماں کا نہیں سب مسلمانوں کی ماں کا ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ؟ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ بریلوی جو چاہیں کریں مسلمان انہیں کچھ نہ کہیں یاد رکھئے مسلمان بریلویوں کی ان گستاخیوں پر ضرور نوٹس لیں گے۔ عذر گناہ بدتر از گناہ ۔

مرتب مجموعہ نے اپنے توبہ نامے میں یہ فحش اشعار ام زرع پر لگائے ہیں صحیح بخاری میں ہے کہ حضورؐ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا کنت لک کابی زرع لام زرع (ترجمہ) میں تیرے لئے اس طرح ہوں جیسے ابو زرع ام زرع کے لئے تھے (صحیح بخاری ، ص ۳۴) وہ بی بی جسے حضورؐ

www.Ahlehaq.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی کے لئے تشبیہاً ذکر فرمائیں اس کے بارے میں یہ فحش شعر کتنا کیا ام المومنین کی زبردست توہین نہیں؟ مولانا احمد رضاخان نے جو پیرایہ بیان حضرت ام المومنین کے لیے یا ام زرع کے لئے اختیار کیا ہے وہ کسی بھی باغیرت خاتون کے لئے اختیار نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ اسے مذہبی لٹریچر میں جگہ دی جائے۔

مولانا احمد رضاخان ایک دوسری بحث میں لکھتے ہیں:۔

اللھم اغفر للمتسرولات اے اللہ بخش دے ان عورتوں کو جو پاجامہ پہنتی ہیں غالباً پاجامہ تنگ تھا۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص۲۲۳)

اعلحضرت کو کیسے پتہ چل گیا کہ غالباً پاجامہ تنگ تھا اعلحضرت کی نظر کہاں رہتی تھی اور ایسے لعور کیسے بھانپ لیتی تھی بھلا یہ باتیں ذکر کرنے کی ہیں کیا صحابہ کرام رض کی سیرت کا یہ حضرت مکمل نمونہ تھے۔ (معاذ اللہ)

اولیاء کرام رح کے بارے میں

اولیاء اللہ کوئی غیب کی خبر دیں تو یہ کرامت ہے

مذھب اسلام:۔ اولیاء اللہ کو اللہ تعالےٰ نے جب اور جتنی غیب کی خبر دیں تو یہ نور سنت کا فیض ہے ان پاک ہستیوں کو امور غیبیہ پر اطلاع جب بھی ملے اور جتنی بھی ملے کرامۃً ملتی ہے اور یہ روحانی کمال کی ایک جھلک ہے۔

اولیاء اللہ کا علم غیب گدھے سے بڑھ کر نہیں (معاذ اللہ)

بریلوی مذھب:۔ ایک بادشاہ نے ایک ولی اللہ کے دربار میں حاضری دی ان کے پاس کچھ سیب تھے بادشاہ نے ایک خاص سیب کا ارادہ کیا کہ مجھے دیں گے تو انہیں ولی سمجھوں گا۔ اس پر انہوں نے ایک گدھے والے کی حکایت بیان کی اعلحضرت یہ بات ان الفاظ میں پیش فرماتے ہیں۔

www.Ahlehaq.com

> اس شخص کے پاس ایک گدھا ہے اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال کیا۔ (ملفوظات حصہ چہارم ص۱)

وہ ولی اللہ اور ان کی متابعت میں اعلحضرت یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مطلق غیب کی بات جان لینے میں اولیاء اللہ کی کوئی تخصیص نہیں ایسا جان لینا تو گدھے کو بھی حاصل ہے اولیاء اللہ کا کسی غیب کی خبر دینا گدھے سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں ہے (معاذ اللہ) دیکھا کس طرح اولیاء کرام رح کے علم کو گدھے کے علم سے ملا دیا۔ توبہ بریلوی مذہب سے ہزار بار توبہ

مذہب اسلام

اولیاء اللہ مریدوں کی بیویوں کے پاس نہیں سوتے

اولیاء کرام مریدوں کی بیویوں کے ساتھ خلوت نہیں کرتے نہ ان کی پرائیویٹ زندگی کا نظارہ کرتے ہیں محرم اور غیر محرم کے اسلامی احکام پر ان کا عمل ہوتا ہے جب خاوند اور بیوی خلوت میں ہوں تو اس وقت اللہ کے فرشتے بھی حیا کے باعث پاس نہیں آتے یہ اور زیادہ مقام حیا ہے۔

بریلوی مذہب

پیر کی چارپائی مرید کی بیوی کے پاس ہوتی ہے

مولانا احمد رضا خاں بریلوی پیر کے حاضر و ناظر ہونے پر دلیل پیش فرماتے ہیں۔

> سیدی احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں چاہیئے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا؟ عرض کی ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ ہے دیکھ نظارہ کرتا ہے۔ (ملفوظات حصہ دوم ص۲۶)

Www.Ahlehaq.com

بریلوی مذہب کے پیرو اسی لئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیر کی بیعت کے لئے خاوند کی اجازت ضروری نہیں اعلحضرت کی کتاب احکام شریعت میں ہے۔

مسئلہ:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عورت بغیر اجازت شوہر کے مرید ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر بغیر اجازت ہو گئی تو کیا حکم ہے؟ الجواب:۔ ہو سکتی ہے۔ (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۶۴)

اعلحضرت نے جس مکروہ انداز میں اولیاء اللہ کا حاضر و ناظر ہونا بیان فرمایا ہے ہم اس پر کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتے حقیقتِ حال آپ کے سامنے خود واضح ہے لیکن ہم یہ سوال کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اہل اللہ کے حاضر و ناظر ہونے میں کوئی عظمت اور کمال ہے یا نہیں؟ بریلوی حلقوں میں کوئی شخص اولیاء اللہ کے اس طرح حاضر و ناظر ہونے کو نہ مانے تو اسے الزام دیا جاتا ہے کہ وہ اولیاء اللہ کی عظمت و شان کا معتقد نہیں اور ان کے کمال کا اعتراف نہیں کرتا۔ اس صورت حال سے پتہ چلتا ہے کہ بریلویوں کے ہاں حاضر و ناظر ہونا اہل اللہ کے روحانی کمالات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اس طرح کی کھینچا تانی سے خواہ اس کے لئے کتنا مکروہ استدلال کیوں نہ کرنا پڑے اولیاء کرام کے حاضر و ناظر ہونے پر استدلال کرتے رہتے ہیں۔

لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ وہ برملا یہی اعتقاد کفار و مشرکین کے بزرگوں میں بھی تسلیم کرتے ہیں اور صاف اقرار کرتے ہیں کہ یہ کوئی کمال نہیں ہم بریلویوں کے ضمیر سے پوچھتے ہیں کہ بحقیقت آپ کے اعلحضرت کفار و مشرکین میں تسلیم کرتے ہیں کوئی شخص اگر اس صفت کو کسی بزرگ میں تسلیم نہ کرے تو وہ بزرگان دین کا منکر کیسے ہو گیا ایسے امور اگر واقعی کسی تکریم کا موجب تھے تو آپ نے انہیں کفار و مشرکین میں کیسے تسلیم کر لیا؟ مذہبی خودکشی کا اس سے زیادہ عبرتناک نمونہ اور کیا ہو گا اپنے ہی مذہب سے تصادم کی یہ عبرتناک داستان سنئے اور اس پر سر دھنیئے۔

Www.Ahlehaq.Com

اولیاء اللہ کرشن کنہیا کی طرح حاضر و ناظر

کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو تو کیا تعجب ہے (یہ ذکر کر کے فرمایا) یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی مثالیں۔ حاشا شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے اسرار باطن فہم ظاہر سے وراء ہے خوض و نکر بے جا ہے۔
(ملفوظات مولانا احمد رضا خان حصہ اوّل ص ۱۲۱)

اولیاء اللہ سے کرشن کنہیا کو بڑھا دیا کہ وہ چند جگہ تھے اور کرشن کنہیا کئی سو جگہ یہ انداز بیان اولیاء کرام کی بڑی توہین ہے ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں

مرنے کے بعد روح کا ادراک بے شمار بڑھ جاتا ہے خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی۔
(ملفوظات حصہ اول ص ۹۱)

یہی بات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے ایک اور رنگ میں کہی تھی روح را نسبت با جمیع اکمنہ باوجود لامکانیت برابر است (مکتوبات شریف دفتر اوّل مکتوب ۲۸۵) ترجمہ) روح کا تعلق باوجود لامکانی ہونے کے تمام جگہوں کے ساتھ ایک جیسا ہے۔ مولانا ابوالبرکات سید احمد ناظم انجمن حزب الاضاف لاہور نے مکتوبات شریف میں سے چالیس ارشادات کا انتخاب کر کے ان کا ترجمہ بصورت اشتہار شائع کیا تھا ان چالیس میں حضرت مجدد الف ثانی کا یہ ارشاد بھی شامل ہے مگر موصوف اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں۔

انبیاء و اولیاء کی پاک روحوں کو عرش سے فرش تک ہر جگہ برابر کی نسبت ہوتی ہے کوئی چیز ان سے دور و نزدیک نہیں۔

www.Ahlehaq.com

مولانا موصوف نے جھوٹ بولنے میں اپنے پیشروؤں کو بھی مات کر دیا ہے۔ یہ سب محنت اور عبارت محض اس لئے کی ہے کہ روح کے یہ وسیع ادراکات کافر کی روح سے منفی ہو سکیں اور اہل اللہ کے بارے میں ان کا خود ساختہ معیار کمال حضرت امام ربانی کے اس ارشاد سے مجروح نہ ہو سکے لیکن سید صاحب کے اس جھوٹ سے کیا بنتا ہے جب اعلیٰحضرت خود اپنے ہاتھوں اپنے خود ساختہ معیار کمال کو تار تار کر چکے ہوں

مولانا احمد رضا خاں صاحب سے پوچھا گیا کہ اولیاء کرام ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں؟ تو آپ نے یہ نہیں کہا کہ خدا چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے بلکہ فرمایا:۔

> اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں۔ (ملفوظات حصہ اوّل ص ۱۲۷)

پیش نظر رہے کہ سائل نے صرف چند جگہ حاضر ہو سکنے کی قوت کا پوچھا تھا دعوت کا نہ سوال تھا نہ کوئی تذکرہ یہ اعلیٰحضرت کی حکمت کہیے یا پیش بینی کہ اپنی طرف سے دعوت قبول کرنے کی بات کہہ دی بعض پیر اسی حکیمانہ طریق سے مریدوں کو دعوت کرنا سکھا دیتے ہیں کسی نے کسی بھوکے سے پوچھا دو اور دو کتنے ہوتے ہیں؟ جواباً فرمایا چار روٹیاں اسی کو حکمت عملی بھی کہتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب کا یہ ارشاد بھی ملحوظ رہے:۔

> بس سمجھ لیجئے وہ صفت جو غیر انسان کے لئے ہو سکتی ہے انسان کے لئے کمال نہیں اور جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں۔ (الملفوظات حصہ ۴ ص ۱۰)

اس تفصیل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ علم غیب اور حاضر و ناظر جیسے امور جن کو بریلوی مذہب کے پیرو اپنے امتیازی عقائد سمجھتے ہیں ان کی اپنی حقیقت ان لوگوں کے ہاں کیا ہے اولیاء اللہ کا غیب کی بات کو جان لینا ان کے ہاں گدھے سے بڑھ کر نہیں اور ان کا کئی جگہ حاضر و ناظر ہو جانا یہ کفار و مشرکین اور کرشن کنھیا میں بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ تعظیم کہاں گئی اور تکریم کہاں رہی؟ کیا یہی وہ عنوان ہیں جن کے ماننے اور نہ ماننے پر کفر و اسلام کے فاصلے بتائے جاتے ہیں؟ اور ان کے سہارے نصف صدی سے مسلمانوں کی تفریق جاری اور سنی بریلوی اختلافات کے محاذ پر عرصہ دراز سے جنگ لڑی جا رہی ہے۔

اولیاء اللہ میں روحانی طاقت اکھاڑے کی کشتی سے آتی ہے

مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں:-

Www.Ahlehaq.Com

> خواجہ نقشبندؒ بخارا میں حضرت امیر کلالؒ کا شہرہ سن کر خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو دیکھا ایک مکان کے اندر خاص لوگوں کا مجمع ہے اکھاڑے میں کشتی ہو رہی ہے حضرت بھی تشریف فرما ہیں اور کشتی میں شریک ہیں حضرت خواجہ نقشبندؒ عالم جلیل پابند شریعت۔ ان کے قلب نے کچھ پسند نہیں کیا حالانکہ کوئی ناجائز بات نہ تھی یہ خطرہ آتے ہی غنودگی آگئی دیکھا کہ معرکہ حشر بپا ہے ان کے اور جنت کے درمیان ایک دلدل کا دریا حائل ہے یہ اس سے پار جانا چاہتے تھے دریا میں اترے جتنا زور کرتے دھنستے جاتے یہاں تک کہ بغلوں تک دھنس گئے اب نہایت پریشان کہ کیا کیا جائے اتنے میں دیکھا کہ حضرت امیر کلالؒ تشریف لائے اور ایک ہاتھ سے نکال کر دریا کے اس پار کر دیا آپ کی آنکھ کھل گئی قبل اس کے کہ کچھ عرض کریں حضرت امیر کلالؒ نے فرمایا ہم اگر کشتی نہ لڑیں تو یہ طاقت کہاں سے آئے۔
>
> (ملفوظات حصہ چہارم ص ۲۷)

Www.Ahlehaq.Com

بریلوی حضرات کے ہاں اولیاء اللہ کی تعظیم کا جو پیمانہ رائج ہے اس میں حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعظیم کی ایک جھلک دیکھئے۔

حضرت غوث پاک کی شان میں گستاخی

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی حضرت غوث پاک کی شان میں لکھتے ہیں :-

> مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں ٭ ہاں اصیل اک نواسنج رہے گا تیرا
> (حدائق بخشش حصہ اوّل صـ۶)

تشریح :- چمن ولائیت میں سب مرغان چمن اپنے وقت میں بول کر چپ ہو گئے لیکن آپ ایک ایسے اصیل مرغ ہیں جو چمنستان ولائیت میں ہمیشہ نواسنجی کرتا رہے گا (معاذ اللہ) حضرت پیرانِ پیر کی شان میں یہ الفاظ سخت بے ادبی اور گستاخی کے ہیں بریلیوں کو ان لفظوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔

برصغیر پاک وہند میں شجر اسلام کا باقاعدہ پھیلاؤ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے وقت سے ہوا اس سے پہلے کہیں کہیں خال خال اسلام کے آثار تھے پاک وہند کے مسلمان ابھی تک حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیریؒ کو اپنا پیش رو اور محسن عظیم سمجھتے ہیں حضرت کی خدمات اسلام اور فیض روحانیت سے مسلم حکمرانوں کے حملے کو کیا نسبت۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب سے سوال کیا گیا اس کا جواب ملاحظہ فرمایئے۔ کہ مولانا احمد رضا خاں نے حضرت کے اتنے عظیم کردار کا کیسے خون کر دیا۔

> عرض - حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب نواز کے وقت سے پھیلا؟
> ارشاد - حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آگیا تھا مشہور ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے سترہ حملے ہندوستان پر کئے۔
> (ملفوظات حصہ اول صـ۱۲۸)

سائل اسلام کے آنے کا نہیں پھیلنے کا پوچھ رہا ہے مگر اعلحضرت سوال بڑی حکمت سے کاٹ رہے ہیں اور حضرت اجمیریؒ کی خدمات عظیمہ کو سلطان محمود غزنوی کے حملوں کے ساتھ ملا رہے ہیں روحانی دنیا کے سلطان الہند کے ساتھ اعلحضرت کا یہ رویہ اتنا ہی قابل افسوس ہے جتنا حضرت پیران پیر کو اصیل مرغ سے تشبیہہ دینا باعث افسوس تھا۔

حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی خدمات کا اعتراف نہ کرنا اور سلطان محمود غزنویؒ کو ان پر مقدم کرنا محض اس لئے ہے کہ حضرت اجمیریؒ خان نہ تھے اور سلطان محمود غزنوی افغان تھے مولانا احمد رضا خان بھی افغانوں کے قبیلہ بڑہیچ سے تعلق رکھتے تھے افغان ہونے کی عصبیت کارفرما تھی جو خاں صاحب بریلوی حضرت اجمیریؒ کی اسلامی خدمات کو نظر انداز کر رہے ہیں اس تفصیل سے یہ بات واضح ہے کہ جہاں تک اولیاء کرام کی اپنی شان اور خدمات کا تعلق ہے اس سے بریلویوں کو کوئی دل چسپی نہیں یہ لوگ ان نفوس قدسیہ سے صرف اسی حد تک دل چسپی رکھتے ہیں کہ وہ انہیں خدا کی صفات میں حصّہ دار کر سکیں۔ خانصاحب بریلوی نے اپنے والد محترم کو خواب میں دیکھا خانصاحب کو گیارہ درجے انہوں نے طے کرائے اور باقی خدا نے۔ خدا کے ساتھ یہ حصّہ داری اور تقسیم کار بہت عجیب ہے خانصاحب لکھتے ہیں :-

ایک بار میں نے دیکھا کہ حضرت والد ماجد کے ساتھ ایک سواری ہے بہت نفیس اور اونچی بھی تھی والد ماجد نے کمر پکڑ کر سوار کیا اور فرمایا گیارہ درجے تک تو ہم نے پہنچا دیا آگے اللہ مالک ہے۔ (ملفوظات حصّہ سوم ص۶۵)

کیا پہلے گیارہ درجے طے کرنے میں خدا تعالیٰ کا دخل نہ تھا اگر تھا تو آگے اللہ کو خصوصیت سے مالک کہنے کے کیا معنی حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی تقسیم کار نہیں ہر شخص اور سبب اللہ تعالیٰ کے ماتحت ہے اس کے ساتھ حصّہ داری جتلانا یا تقسیم کار جتلانا یہ اولیاء اللہ کی تعظیم نہیں اسلام کے عقیدہ توحید کی توہین ہے۔

اعلحضرت کا یہ کہنا کہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ سے کئی سو برس پہلے اسلام ہندوستان میں آگیا تھا غلط ہے مولانا احمد رضا خان کا تاریخی مطالعہ بہت کمزور تھا سلطان محمود غزنویؒ آپ سے کئی سو برس پہلے نہیں صرف دو سو برس پہلے آئے تھے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شان میں گستاخی

مولانا احمد رضا خان جہاں بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ذکر کرتے ہیں انہیں مسلمانوں کے مسلم پیشوا اور بزرگ کے طور پر نہیں صرف خاندان دہلی (حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے خاندان) کے پیشوا کی حیثیت میں ذکر کرتے ہیں مولانا احمد رضا اپنی کتاب الکوکبۃ الشہابیہ صہ پر یوں ذکر کرتے ہیں "تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت" پھر ایا قوتۃ الواسطہ صہ پہ کہتے ہیں "تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت" اور کہیں حضرت امام ربانی کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ بھی نہیں لکھتے۔ نقشبندی سلسلے سے مولانا احمد رضا کو یہ بغض کیوں ہے؟ اس لئے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سنت کی حمایت اور بدعت کی مخالفت میں بہت کوشاں تھے مولانا احمد رضا انہیں اپنے بزرگوں میں جگہ ہی نہیں دیتے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں۔

کوئی مجددی ان کے قول سے استدلال کرے اس کو وہ جانے ہم تو ایسے شیخ کے غلام ہیں جس نے جو بتایا صحو سے بتایا خدا کے فرمانے سے کہا تمام جہان کے شیوخ نے جو زبانی دعوے کئے ہیں ظاہر کر دیا ہے کہ ہمارا سکر ہے اور ایسی غلطیاں دو وجہوں سے ہوتی ہیں نا واقفی یا سکر، سکر تو یہی ہے۔ (ملفوظات حصہ سوم صہ)

سب مسلمانوں کے مسلّم پیشوا اور نقشبندی حضرات کے پیر و مرشد حضرت امام ربانی کی غلطیاں نکالنے والے اور ان پر طنز کرنے والے اعلحضرت کے اپنے عقائد آپ دیکھ چکے ہیں اب حرمین شریفین کے بارے میں ان کے نظریات ملاحظہ کیجئے اور بزرگوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی انتہائی جسارت دیکھئے۔

بیت اللہ شریف اور حرم نبوی شریف پر کفار کے قبضے کا امکان تسلیم کرنا

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بارے میں

مذہب اسلام: مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر کفار کے قبضے کا عقیدہ غلط ہے ارض حرم پر قیامت تک کافروں کا قبضہ ممکن نہیں ایسا ہونے کا کوئی امکان ہوتا تو پھر یہاں مسلمانوں کو کفار سے جہاد کرنے کی اجازت بھی لازم تھی حالانکہ حدیث کی رُو سے اس میں قیامت تک کے لئے قتال حرام ہے۔ مدینہ منورہ کی پاک سرزمین میں دجال داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو ایسے گھلے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا چلا جاتا ہے۔ ؎۱

بریلوی مذہب: ۔ بریلوی مذہب کے لوگ حرمین شریفین کے ائمہ کرام اور وہاں کی حکومت کو مسلمان نہیں سمجھتے انہیں وہابی کہتے ہیں اور وہابیوں کو مرتد یقینؒ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بریلوی لوگ وہاں جا کر وہاں کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے حرمین شریفین جا کر بھی وہاں کی نماز باجماعتؒ سے محروم رہتے ہیں مولانا احمد رضا خان صاحب کی کتاب احکام شریعت میں ہے۔

> **مسئلہ:** ۔ اگر ہجرت میں یہ نیت کرے کہ جب تک بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ پر کفار کا قبضہ ہے اتنی مدت اپنے وطن میں واپس نہ آئے گا ایسی نیت اس کی درست ہو گی یا نہیں؟۔
>
> **جواب:** ۔ زید کے بالائی خیالات سب صحیح ہیں۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۴۷)

؎۱ اس حاشیہ کیلئے ص ۶ کے ذیل میں دیکھئے

؎۲ دیکھئے احکام شریعت حصہ اول ص ۱۲۳۔ ؎۳ اصل نماز جماعت اولیٰ ہی ہے۔ احکام شریعت حصہ دوم ص ۲۴۴

www.Ahlehaq.com

یاد رہے اس وقت حرمین شریفین میں شریف مکہ کا اقتدار تھا جنہیں خاں صاحب بریلوی کافر نہ کہتے تھے کیونکہ شریف ترکوں کے مخالف تھے مگر خانصاحب اس امکان کو ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ وہاں کفار کا قبضہ ہو سکتا ہے اعلحضرت جسے درجہ امکان میں تسلیم کرتے تھے ان کے مذہب کے پیروں نے اب اسے درجہ وقوع میں تسلیم کر رکھا ہے اور بریلوی وہاں جاکر وہاں کے اماموں کے پیچھے جماعت سے نماز نہیں پڑھتے۔

حرمین شریفین پہ کافروں کے قبضے کا امکان تو درکنار اعلیٰ حضرت اپنے پیروؤں کو تو یہ بھی بتا گئے تھے کہ آئندہ ایک وقت آئے گا جب مسلمانوں کی دنیا میں کہیں بھی حکومت نہ ہوگی۔

شاید ۱۸۳۷ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے۔ (ملفوظات حصہ اول ص ۱۱۲)

خدا کرے اعلحضرت کی یہ تمنا کبھی پوری نہ ہو اور حرمین شریفین ہمیشہ اسلام کی حفاظت میں رہیں۔

بریلوی عقیدہ کہ بیت اللہ شریف مجرا کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مولانا احمد رضا خاں صاحب نے بیت اللہ شریف کو کیسے مکروہ انداز میں بتوں کے ساتھ ملایا ہے لکھتے ہیں۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر گیا
(حدائق بخشش حصہ اول ص ۲۰)

اسی پر اکتفا نہیں خانصاحب بریلوی نے عرش اعلیٰ کے لئے بھی مجرے کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جھکا تھا مجرے کو عرش اعلےٰ ؛ گرے تھے سجدے میں بزم بالا
کہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا ؛ وہ گرد قربان ہو رہے تھے!

(حدائق بخشش حصہ اوّل ص ۱۱۲)

مدینہ شریف کو علی پور سے ملا دینا

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی ؛ ادھر آؤ تو اچھا ہے اُدھر جاؤ تو اچھا ہے

(رسالہ انوار صوفیہ ستمبر ۱۹۲۰ ص ۹)

اسرائیل اور وہابیہ کی حکومتوں کے انکار کا دعویٰ

مولانا احمد رضا خاں صاحب کے وقت میں نہ اسرائیل کی حکومت تھی نہ حرمین شریفین پر اہل نجد کا قبضہ تھا مگر ایسے حالات محض اتفاقی تھے شریعت کے کسی اصول کے تحت انکی حکومت میں کوئی مانع نہ تھا نہ یہ خدائی فیصلہ تھا کہ ان کی حکومت کبھی کہیں نہ ہو سکے گی۔

مولانا احمد رضا خاں نے محبت وعداوت کی بحث میں یہ اصول پیش کیا ہے کہ جو کفر عداوت پر مبنی ہو اسے دنیا میں کہیں عزت نہیں ملتی اور جو کفر محبت کی راہ سے آئے اسے اقتدار ملتا ہے خانصاحب اس تفصیل میں اشارۃً بریلیوں کو تسلی دے رہے ہیں کہ تمہارے کفر وشرک کے عقائد محبت کی راہ سے آرہے ہیں اس لئے وہ زیادہ پریشان نہ ہوں عداوت والے کفر سے تو وہ دنیا میں بہتر ہوں گے افسوس کہ خانصاحب کے ذہن میں یہ نہ آیا کہ کفر کفر ہے خواہ وہ کسی رستے سے آئے مومن کا سرمایہ نجات ایمان اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنا ہے۔

مولانا احمد رضا خاں نے اسلام کے فلسفہ حکمت پر یہ افترا باندھا ہے:۔

Www.Ahlehaq.Com

www.Ahlehaq.com

نصرانی اور یہودی کافر دونوں ہیں ایک محبوبان خدا کی محبت میں دوسرے عداوت میں قرآن عظیم میں یہودیوں کو مغضوب علیہم اور نصاریٰ کو ضالین فرمایا یہی وجہ ہے کہ آج روئے ــــــــــــ زمینی یہودی ایک گاؤں کا بھی حاکم نہیں بخلاف نصاریٰ کے کہ ان کی سلطنت ظاہر ہے اور بعینہٖ یہی مثال روافض و وہابیہ کی ہے کہ روافض مثل نصاریٰ کے محبت میں کافر ہیں اور وہابیہ مثل یہود کے عداوت میں چنانچہ روافض کی حکومت ایران کا تخت موجود ہے اور وہابیہ کی ایک ٹپریہ بھی کہیں نہیں۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص ۲۲۳)

ناظرین کو معلوم ہے کہ اسرائیل یہودیوں کی سلطنت ہے اور سعودی عرب میں انہی لوگوں کا قبضہ ہے جو اعلحضرت کے فلسفہ شریعت میں ایک ٹپریہ (جھونپڑی) کے مالک بھی نہ ہو سکتے تھے آجکل بھی ایسے کئی پیر ہیں جن کی پیشگوئیوں کا یہ حال ہے۔

اعلحضرت کے جھوٹ

۱۔ سب داڑھی منڈوں پر لعنت کا دعویٰ اور قرآن پر افتراء :۔ اسلام میں داڑھی رکھنا سنت ہے لیکن جو داڑھی نہ رکھے قرآن کریم نے اس پر کہیں لعنت نہیں کی مگر اعلحضرت بریلوی لکھتے ہیں "قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے" یہ قرآن پر کھلا افتراء ہے یہاں قرآنی عموم کی تاویل بھی نہیں چلتی کیونکہ قرآن عظیم کے یہ الفاظ حدیث کے بالمقابل مذکور ہیں پس یہاں نص قرآن مراد ہے مولانا احمد رضا خاں صاحب نے قرآن پر یہ بہت ہی بڑا افتراء باندھا ہے۔

۲۔ داڑھی منڈوں کو قتل کرنے کی دھمکی اور حدیث پر افتراء :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مونچھیں کترا ؤ اور داڑھی چھوڑ دو۔ مگر بات کسی صحیح حدیث میں نہیں ملتی کہ آپ نے

داڑھی منڈوں کو قتل کرنے کی دھمکی دی ہو مگر اعلیحضرت بریلوی حدیث پر افتراء باندھتے ہوئے لکھتے ہیں :-

> داڑھی منڈانے اور کتروانے والا فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح۔ کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔
> (احکام شریعت حصہ دوم ص۱۷۳)

۳۔ ساس کی شلوار پر شہوت سے ہاتھ لگانے میں خیر کا دعویٰ بشرطیکہ گرمی نہ آئے :۔ مسلمانوں کے کسی فرقے اور کسی مسلک نے اجازت نہیں دی کہ داماد اس طرح بریلوی ساس کی شلوار پر شہوت سے ہاتھ لگا سکتا ہے۔ ایسے ناجائز کام کے متعلق خیر ہونے کا دعویٰ قرآن وحدیث پر ظلم اور فقہ اسلام پر افتراء ہے۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب کی کتاب احکام شریعت میں یہ کار خیر بایں صورت مرقوم ہے :۔

> عرض۔ معمولی چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں خوشدامن کا پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو اس پر اس کے جسم کو ہاتھ شہوت سے لگائے تو کیا حکم ہے ؟
> ارشاد :۔ اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نہ معلوم ہو تو خیر ورنہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص۲۲۷)

تاریخ اسلام پر کسی فرقے کے کسی معتمد عالم نے اس فعل کو خیر نہیں کیا یہ محض جھوٹ ہے۔

مسائل وطرائف بریلوی مذہب اپنی اصولی حیثیت میں آپ کے سامنے ہے اسے فروعی حیثیت سے بھی دیکھنا چاہیں تو چند مسائل ہدیہ قارئین ہیں مسائل

Www.Ahlehaq.Com

www.Ahlehaq.com

ہیں انتہائی تبصرے کی چنداں ضرورت نہیں ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

بریلوی مسلمانوں کا نکاح برہمن پڑھا سکتا ہے

نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے کہ نکاح نام باہمی ایجاب و قبول کا ہے اگرچہ باہمن پڑھاوے ۔ (احکام شریعت حصہ دوم صـ ۲۲۵)

طوائف کے ہاں میلاد پڑھنا اور اس کی شیرینی پر فاتحہ

مسئلہ ۸ (ج) طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اسی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں[1] اور اس کے لئے کسی شہادت کی حاجت نہیں ۔ اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال حرام سے ادا کیا تو اس کا قول قبول ہو گا بلکہ اگر شیرینی اپنے مال حرام ہی سے خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی (یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپیہ دیا) اور اگر ایسا نہ ہوا تو مذہب مفتی بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہو گی ۔ (احکام شریعت حصہ دوم صـ ۱۲۵)

[1] معلوم ہوتا ہے کہ اعلیحضرت طوائفوں کی ایسی مجلسوں میں اکثر جاتے تھے اور انہیں ان کا خوب تجربہ تھا ممکن ہے اسی طرح آپ طوائف کی دلجوئی فرماتے ہوں تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں ۔

Www.Ahlehaq.com

ہولی اور دیوالی کی مٹھائی

عرض :۔ کافر جو ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں ؟

ارشاد :۔ اس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے ۔

(ملفوظات اعلحضرت حصہ اول صـ ۱۱۵)

بریلویوں کی نماز تیمم سے باطل اگر وہ حقے کے پانی سے وضو نہ کریں

حقے کے پانی سے وضو کرنا

ہندوستان پاکستان کے لوگ حقے کی حقیقت سے خوب واقف ہیں یہاں سگریٹ کا رواج زیادہ ہے حقہ کے واقف کار جانتے ہیں کہ حقے کا پانی تباکو کے اثر سے کتنا بدبودار ہوجاتا ہے اب کون ہے جو اس بدبودار پانی سے وضو کرے اور پھر خدا کا قرب تلاش کرے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں ۔

مسئلہ ۱۶ :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حقے کے پانی سے وضو جائز رکھا گیا ہے وہ کون اور کس حالت پر ۔

الجواب :۔ جب آب مطلق اصلاً نہ ملے تو یہ پانی بھی آب مطلق ہے اس کے ہوتے ہوئے تیمم ہرگز صحیح نہیں اور اس تیمم سے نماز باطل ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ملفوظات اعلحضرت ۳ صـ ۲۲۴)

عرض :- رنڈی کو مکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد :- اس کا اس مکان میں رہنا کوئی گناہ نہیں۔ رہنے کے واسطے مکان کرایہ پر دینا کوئی گناہ نہیں باقی رہا اس کا زنا کرنا یہ اس کا فعل ہے اس کے واسطے مکان کرایہ پر نہیں دیا گیا۔

(ملفوظات اعلحضرت ۲ صفحہ ۳)

ایک سوال اور اس کا جواب

مولانا احمد رضا خاں نے مسلمانوں میں تفریق کیوں ڈالی؟ ترکوں کی مخالفت کیوں کی؟ علماء حق کے خلاف کفر کے گولے کیوں برسائے جن علماء نے ۱۸۵۷ میں آزادی ہند کی جنگ میں حصہ لیا تھا انہیں کافر کیوں کہا؟ حضور کی صفت وثنا کے بہانے دین کا پورا نقشہ بدلنے کی رسمیں کیوں ڈالیں؟

شاید اس لئے کہ انگریزی عملداری میں کوئی اچھا عہدہ مل جائے اعلحضرت خود بیان فرماتے ہیں کہ انہیں اکثر وزارت کا خیال رہتا تھا ایک مقام پر لکھتے ہیں۔

؎ ان شاء اللہ میں وزیر اعظم (حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ ۱۰۶)

اس قسم کے خیالات خانصاحب پر اس قدر غالب تھے کہ آپ نے علم جعفر میں دلچسپی لینی شروع کر دی خانصاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.com

خواب میں دیکھا حضورؐ نے خاں صاحب کو کپڑے کا ایک تھان جس پر ا۔ ھ۔ ذ، لکھا ہوا تھا دکھایا خاں صاحب نے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ حضورؐ مجھے کیا فرما رہے ہیں اعلیٰحضرت نے ان الفاظ سے معلوم کیا کہ حضورؐ مجھے فرما رہے ہیں :-

ا ھ ذ ۔ اھذ کے معنی ہیں فضول بک (ملفوظات حصہ اول ص۱۰۵)

اعلیٰحضرت بریلوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو جواب ملا ہم اس پر کوئی لفظ بڑھانا نہیں چاہتے یہی کافی ہے اور ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

انجمن تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ کے تمام ارکان اور مولوی —— شاہ فیصل کی دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب سے کافر ہو گئے۔

مولانا احمد رضا خاں کا فتوےٰ

جو شخص وہابیہ دیوبندیہ کے کفر میں شک کرے اس کے بارے میں احمد رضا خاں فرماتے ہیں :

بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا اس سے بغض اس کی اہانت اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام و ہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام اس کے پاس بیٹھنا حرام۔ اس کے ساتھ کھانا پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیاہ حرام اور قربت زنا خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام۔ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت۔ اسے مسلمانوں کا سا غسل و کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر۔ اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا۔ اس کے جنازے کی مشایعت حرام۔ اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام۔ اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام۔ اس کے لئے دعائے مغفرت یا ایصالِ ثواب حرام بلکہ کفر۔

عرفانِ شریعت۔ صفحہ ۳۹

یہ بریلوی مذہب کے بانی مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا مذہبی اور اعتقادی تعارف تھا اب چند سطور آپ کے ذاتی تعارف میں بھی تتمہ کے طور پر ہدیۂ ناظرین ہیں۔

www.ahlehaq.com

مولانا احمد رضا خاں بڑہیچ کے کچھ ذاتی حالات

مولانا احمد رضا ۱۴ جون ۱۸۵۶ء مطابق ۱۲۷۲ھ بریلی میں پیدا ہوئے قوم بڑہیچ سے تعلق رکھتے تھے آپ کا شجرہ نسب احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی بن کاظم علی سے چلتا ہے خاندان کے اکثر نام شیعہ طرز پر ہیں والدین نے آپ کا نام مختار رکھا تھا آپ نے بدل کر احمد رضا رکھ لیا۔

انگریزوں کے ہاں آپ کے خاندان کی بڑی عزت تھی ۱۸۵۷ کی جنگ کے بعد جب انگریزوں نے ہندوستان پر پورا تسلط پالیا تو بریلی کے سب باثر حضرات نے بریلی کو خیر آباد کہہ دیا تھا لیکن مولانا احمد رضا کے دادا رضا علی کو انگریزوں سے کوئی خطرہ نہ تھا صاحب سوانح لکھتا ہے۔

مسلمانوں کو گرفتار کر کے تختہ دار پر چڑھایا جا رہا تھا مولانا رضا علی خاں صاحب اس زمانہ میں بریلی کے محلہ ذخیرہ میں قیام فرماتے شہر کے بڑے بڑے باثر لوگوں نے گھروں کو خیر آباد کہہ دیا تھا اور دیہاتوں میں جا کر روپوش ہو گئے مولانا صاحب نے باوجود لوگوں کے اصرار کے بریلی نہ چھوڑی۔ (سوانح اعلیحضرت ص۲)

مرزا غلام احمد قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضےٰ نے بھی ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی بڑی خدمات سرانجام دی تھیں جن کا مرزا غلام احمد نے بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے مرزا غلام احمد کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر انگریزی عملداری کی ان خدمات میں اپنے باپ کے ساتھ تھے۔

مولانا احمد رضا خاں کے پہلے استاد مرزا غلام قادر تھے جو آپ پر دل وجان سے قربان تھے صاحب سوانح لکھتا ہے۔

اعلیحضرت کے یہ استاد اعلیحضرت پر جان چھڑکتے تھے (سوانح اعلیحضرت بریلوی ص۳)

پانچ سال کی عمر تھی والدہ نے لمبا کرتہ پہنا رکھا تھا جو زیر جامہ کا کام بھی دیتا تھا باہر کچھ عورتیں نظر آئیں فوراً کرتے کا دامن اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیا تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے عورتیں اس صورتحال پر مسکرائیں تو آپ نے فرمایا۔

جب نظر بھکتی ہے تو دل بھکتا ہے اور جب دل بھکتا ہے تو ستر کا مزاج خراب ہوتا ہے۔

(سوانح اعلیٰحضرت ص۱۱۱)

بریلوی مذہب والوں نے اس واقعہ پر جواب کی لذت کا عنوان قائم کیا ہے۔ لوگ پوچھتے کہ پانچ سال کی عمر میں آپ کو کیسے پتہ تھا کہ ستر کا مزاج بگڑتا بھی ہے خود بالغ نہیں کہ ان حالات کو سمجھتے ہوں والد نے بتایا ہو یہ بھی قرین تسلیم نہیں الہام ہوا ہو یہ بھی بظاہر سمجھ میں نہیں آتا کسی کے ایسے حالات دیکھے ہونگے معلوم نہیں کہ آپ پر اس عمر میں یہ راز کس نے کھولا تھا تاہم یہ ضرور ہے کہ آپ نے اس عمر میں بھی اپنی نگاہوں کو غیر محرم سے روکا تھا لیکن حیرت کی انتہا ہے کہ بڑی عمر میں آپ کی نگاہیں کہاں کہاں پہنچتی ہیں حسب ذیل واقعہ سنیے اور بریلوی مذہب کی روایات پر سر دھنیے ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی لڑکی اٹھارہ سال کی عمر تک بھی ماں کا دودھ پیتی رہی ہو بہرحال مولانا احمد رضا لکھتے ہیں۔

میں نے خود دیکھا کہ گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس سے نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زورآور تھی پچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔

(ملفوظات حصہ سوم ص۵۸)

جو نگاہیں بچپن میں غیر محرم عورتوں سے بچتی ہوں وہ جوانی میں ۱۸ سال کی لڑکی کو اور اس کی ماں کے سینہ کو کیسے دیکھتی ہوں گی یہ سوچنے کی بات ہے مگر یہ بات پختہ ہے کہ آپ بچپن ہی میں ستر کے مزاج سے خوب واقف تھے اور آپ کے استاد مرزا غلام قادر آپ پر جان چھڑکتے تھے۔

مولانا مظہر اللہ دہلوی کے ایک بیان سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان کی طبیعت چلبلی تھی اور عورتوں کے بارے میں فحش شعر آپ کی طبیعت سے بعید نہ تھا لیکن آپ اپنے ایسے اشعار شائع کرنا پسند نہ فرماتے تھے یہ آپ کی پرائیویٹ زندگی تھی موصوف لکھتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ فاضل موصوف کی چلبلی طبیعت سے ان عورتوں کے حق میں یہ کلام صادر ہوا ہو لیکن وہ ان کو طبع نہ کرانا چاہتے ہوں اور اکثر ایسا ہوتا ہے تو دوسرے کو کیا حق ہے کہ ان کی مرضی کے خلاف ان کو شائع کرائے۔ (فتاویٰ مظہری ص۳۹۲)

مفتی صاحب کا جملہ کہ اکثر ایسا ہوتا ہے اعلحضرت کی پرائیویٹ زندگی کی وضاحت کرتا ہے

مولانا احمد رضا خاں کے بعض معتقدین بدگمان کرتے ہیں کہ حضرت بہت زاہد اور عابد تھے تہجد کبھی قضا نہ ہوتی تھی مگر حقیقت حال اس سے مختلف ہے نوافل آپ نے بالکل چھوڑ رکھے تھے اور سنتیں چھوڑنے کی راہ ہموار کر رہے تھے ایک دفعہ خود بات کھول دی۔

میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں جس میں فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں لیکن الحمد للہ سنتیں کبھی نہ چھوڑیں نفل البتہ اسی روز سے چھوڑ دیئے ہیں^ل (ملفوظات حصہ سوم ص۴۵)

آپ کے خسر شیخ فضل حسین مرحوم نواب کلب علی خان والئے رامپور کے مشیروں میں سے تھے (سوانح ص) نواب کلب خاں انگریزوں کے نہایت معتمد اور وفادار ساتھی تھے اور رامپور کے مولانا عبد العلی صاحب سے بھی مولانا احمد رضا خاں کے استاد تھے دستارِ فضیلت اپنے والد مرحوم سے لی تھی دادا مرحوم انگریزی عملداری میں معزز شخصیت تھے۔

انگریزوں کی انہی عنایات کا نتیجہ تھا کہ اعلحضرت نے جب فتوے کا قلمدان سنبھالا تو انگریزی عہد کے ہندوستان کو دار الاسلام قرار دیا فرماتے ہیں۔

ہندوستان بفضلہ دار الاسلام ہے۔ (احکام شریعت ۲ ص۱۵۱)

اس وقت کے سیاسی لیڈر آپ کو انگریزوں کا طرفدار سمجھتے تھے کاٹھیاواڑ کی تاریخی ایجوکیشنل مسلم کانفرنس میں شمولیت اور مالی امداد کرنے کو جن اسی بریلوی علماء نے حرام قرار دیا تھا اس میں سرفہرست مولانا احمد رضا خاں اور مولانا دیدار علی شاہ صاحب کے دستخط تھے۔

مولانا احمد رضا خاں نے مارہرہ کے نامور بزرگ شاہ آل رسول سے ۱۲۹۴ھ میں بیعت کی آپ کو اسی سال خلافت ملی آپ کے خلفاء میں ان کے دونوں صاحبزادے مولانا نعیم الدین مراد آبادی مولانا عبد العلیم صدیقی والد شاہ احمد نورانی مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت اور مولانا عبد الباری لکھنوی

ل حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں مشائخ نفلوں کو بھی فرض کی سی اہمیت دیتے ہیں بندہ مومن نفلوں کے ذریعہ خدا کا محبوب بنتا ہے (الفتح الربانی مجلس ۹۶ ص۳۶۲)

Www.Ahlehaq.Com

تھے مولانا عبدالباری نے لکھنو میں خدام الحرمین کے نام سے جماعت قائم کی اور آل سعود کی مخالفت میں نمایاں کام کیا لوگ آپ کو بدھو میاں کہتے تھے آپ آل سعود کی مخالفت کرتے تھے مگر گاندھی کی حمایت میں بہت پیش پیش تھے۔ برہچاری سہسوانی آپ کے بارے میں کہا کرتے تھے ؎

بدھو میاں بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں	گو مشت خاک ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں

(سوانح اعلحضرت ص۸۱)

مسند تدریس کے لحاظ سے مولانا احمد رضا خاں کی کوئی نمایاں خدمات نہیں اختلافی مسائل کے چند رسائل چھوڑ کر کسی فن اور کسی علم میں آپ کی کوئی عربی تصنیف نہیں آپ نے جن علماء کی مخالفت کی ان کی علم حدیث پر تصنیفات کئی کئی جلدوں میں ملتی ہیں مگر آپ کی زندگی زیادہ تر فتوے لگانے میں گزری۔

آپ نے وفات سے دو گھنٹے سترہ منٹ پہلے ایک وصیت کی جس میں عمدہ عمدہ کھانوں کی ایک عجیب فہرست ترتیب دی اور ۱۳۴۰ھ میں وفات پائی صاحبزادہ حامد رضا خاں نے نماز جنازہ پڑھائی آپ کو ایک گلی میں دفن کیا گیا جہاں دور دراز سے آنے والے عقیدتمند کئی ہفتوں تک پھول ڈالتے رہے۔

جس طرح لاہوری فرقے کے مرزائی مرزا غلام احمد کو مجدد تسلیم کرتے ہیں بریلوی مذہب والے مولانا احمد رضا خاں کو مجدد مانتے ہیں جیسا کہ مولانا احمد رضا خاں نے اپنی وصیت میں کہا تھا وہ آپ کی پیروی کو سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں مرزائی مرزا غلام احمد کی پیروی کو فرض جانتے ہیں اور بریلوی مذہب والے مولانا احمد رضا کے مجدد ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں جب سوتے تو اپنی ٹانگوں کو پیٹ سے اس طرح فاصلے پر رکھتے کہ سونے کی حالت میں بدن لفظ محمد کی شکل اختیار کر لے آپ کے ایک مرید ایوب علی صاحب

بیان کرتے ہیں۔

> اس انداز استراحت سے اعلیٰحضرت کی غرض غالباً یہ ہوگی کہ جسم لیٹنے کی حالت میں شکل محمد اختیار کرے اور اگر روح پرواز کرے تو ایک ایسی شکل پر پرواز کرے جو محبوب و پسندیدہ ہے۔ (سوانح اعلیٰحضرت ص۱۴۲)

افسوس کہ آپ کے لواحقین نے آپ کو آخری نیند میں اس شکل پر نہ رہنے دیا اور وفات کے بعد ٹانگیں سیدھی کر دیں اور صحیح طریقے پر آپ کو قبر میں لٹا دیا۔

آپ کی مجددیت اور کار تجدید سے امت کو کہاں تک فائدہ پہنچا اور اس سے اس صدی میں جس کے آپ مجدد تھے کہاں تک برکتیں پھیلیں اس کے لئے ہم آپ کے خلیفہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی (۱۹۴۸ء) کے اس فیصلے پر اکتفا کرتے ہیں:۔

موجودہ صدی سے قبل مسلمان ہر حیثیت میں اعلیٰ نظر آتے تھے ان میں دینداری بھی تھی۔ غیرتِ اسلامی بھی۔ دنیا میں ان کا وقار بھی تھا اعتبار بھی۔ رعب و ہیبت بھی۔ قوت و شوکت بھی۔ کفار ان کے خوف سے کانپتے تھے۔ (اطیب البیان ص۱)

مولانا احمد رضا کے مجدد بننے کا فیض اور کہاں کہاں پہنچا یہ ایک تلخ داستان ہے آپ کے مجددانہ کارناموں نے مسلمانوں کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اس پہ مولانا نعیم الدین شہادت دے چکے — مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

Www.Ahlehaq.Com

شرافتِ انسانی کے نام پر باحیا انسانوں سے دردمندانہ اپیل

بریلوی مذہب کے بانی مولانا احمد رضانے شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے ذمہ خدا کا یہ تصور لگایا ہے اس الزام تراشی میں مولانا احمد رضانے جو زبان استعمال کی ہے اس سے ہر شریف اور باحیا انسان کانپ اٹھتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ بریلوی رہ سکے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔ نقل کفر کفر نباشد

اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے ایسے کو جس کا بہکنا۔ بھولنا۔ سونا۔ اونگھنا۔ غافل رہنا۔ ظالم ہونا حتے کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے۔ کھانا۔ پینا۔ پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھرنا۔ ناچنا تھرکنا۔ نٹ کی طرح کلا کھیلنا۔ عورتوں سے جماع کرنا۔ لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا۔ حتیٰ کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں۔ وہ کھانے کا منہ۔ بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی علامتیں (آلۂ تناسل اور شرمگاہ) بالفعل رکھتا ہے۔ صمد نہیں جو قدار کھکل ہے سبوح وقدوس نہیں خنثیٰ مشکل ہے یا کم سے کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے اور یہی نہیں اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے ڈبو بھی سکتا ہے زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خود کشی بھی کر سکتا ہے اس کے ماں باپ جورو بیٹا سب ممکن ہیں بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا ہوا ہے ربڑ کی طرح پھیلتا اور سمٹتا ہے برہما کی طرح چومکھا ہے۔

العطایا النبویہ فی الفتاوے الرضویہ ص۴۵

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

اندازہ کریں کہ مولانا احمد رضا الزام تراشی میں کس طرح کی زبان استعمال کرتے تھے اور بات کو کیسے مزے لے لے کر بڑھاتے تھے۔ افسوس کہ انہوں نے اس باب میں ذات کبریا جل وعلا کا بھی لحاظ نہ کیا اور وہ کچھ کہہ گئے جس کے ذکر سے زبان لرزتی اور قلم رکتا ہے۔

Www.Ahlehaq.Com